لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دینیات

تعلیم السالک

سلاسل طیبہ

اربعین 40 نبوی ﷺ چہل حدیث

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

21-22

ناشر کتب

کشمیر بک ڈپو

چکوال

النور پرنٹنگ پریس

0334-8706701

0543-421803

قیمت: -/60 روپے

یا اللہ مدد

حق چار یار

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تعلیمُ السّالک

سلاسلِ طیّبہ

(حصہ اوّل)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 21

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

﴿فہرست عنوانات﴾

اعمالِ متفرقہ صبح و شام	3
نصیحت و وصیت آمیز کلمے از ضیاء القلوب مع بعض تغیرات	8
ارشادات حضرت مدنیؒ	15
شیخ الاسلام حضرت مدنی کا مکتوب حضرت قاضی صاحب قدس سرہ العزیز کے نام	18
مظہریہ، مدنیہ، حسینیہ، رشیدیہ، قدوسیہ، چشتیہ، صابریہ، منثورہ	21
چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ	23
شجرہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ مدنیہ مظہریہ......مختصرہ منظومہ	37
دُعا بہ توسل سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ	37
شجرۂ چشتیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ	41
از مخدوم العالم حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب امداد مہاجر مکی	48
شجرہ طریقت	49
سلاسلِ طیبہ اربعہ	52
شجرۂ طریقت نقشبندیہ صفدریہ	54
شجرہ اجازت حدیث نبوی ﷺ	56
میانجی نور محمد جھنجھانویؒ کے خلفاء و مجازین	58
قطب مکہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلفاء و مجازین	59
قطب الارشاد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے خلفاء و مجازین	60
مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے خلفاء و مجازین	60
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلفاء و مجازین	61
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے خلفاء و مجازین	63

☆☆☆☆

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490
26 جمادی الاولیٰ 1429ھ مطابق یکم جون 2008ء ...... قیمت 40 روپے
ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک ...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال
ڈیزائننگ ❀ کمپوزنگ ❀ سکیننگ ❀ پرنٹنگ ❀ بُک بائنڈنگ
zedemm@yahoo.com 0543-421803/0334-8706701

سلاسل طیبہ (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقِهٖ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اعمالِ متفرقہ صبح وشام

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ تحریر فرماتے ہیں:

فرائض و واجبات و سنن کے علاوہ چاہیے کہ بعض عبادتوں اور اوراد و وظائف زبانی پر جو کہ صفائی قلب کے لئے ممد و معاون ہیں، مداومت کی جائے۔

نمازِ تہجد آخر شب میں کم سے کم دو رکعت اور زیادہ کے لئے کوئی مقدار نہیں ہے۔ البتہ جناب رسول اللہ ﷺ سے بارہ رکعت سے زیادہ منقول نہیں ہے۔ اگرچہ آنحضرت ﷺ ان رکعتوں کو بہت زیادہ طویل فرمایا کرتے تھے تا اینکہ ایک ایک رکعت ڈھائی ڈھائی پارہ اور اس سے زیادہ تک کی ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے مشائخ نے بارہ (۱۲) رکعت تہجد کی اختیار فرمائی ہیں۔ تہجد کی رکعتوں میں کسی سورۃ کی خصوصیت نہیں ہے۔ حافظ قرآن کے لئے بہتر یہی ہے کہ جس قدر ہو سکے قرآن کے حصہ کو تہجد میں پڑھا کرے۔ البتہ اگر غیر حافظ ایک پارہ یا

دو پارہ یا اس سے زائد یاد رکھتا ہو تو مناسب یہ ہے کہ وہ اسی کو یا اس کے کسی حصہ کو پڑھا کرے۔ اور اگر صرف چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہوں تو اس کے لئے مشائخ نے دو ترکیبیں سہل تر لکھی ہیں:

پہلی ترکیب یہ کہ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ "قُلْ هُوَ اللّٰہ" بارہ مرتبہ پڑھے اور دوسری میں گیارہ مرتبہ اور تیسری میں دس مرتبہ، چوتھی میں نو مرتبہ۔ اسی طرح ہر رکعت میں ایک دفعہ گھٹاتے رہیں، یہاں تک کہ بارھویں رکعت میں ایک دفعہ "قُلْ هُوَ اللّٰہ" پڑھی جائے گی۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہیں۔ اور اگر جی چاہے تو چار رکعت کی نیت باندھیں اور چار کے بعد سلام پھیریں۔

دوسری ترکیب یہ کہ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰہ" پڑھیں۔ اسی طرح بارہ رکعتیں پوری کر لی جائیں۔

تہجد کا وقت تہجد کی نماز اخیر رات میں افضل ہے، مگر آدھی رات سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کو یہ ڈر ہو کہ اخیر رات اس کی آنکھ نہ کھلے گی تو وہ عشاء کے بعد سوتے وقت تہجد پڑھ لے۔

نماز اشراق آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب کہ بقدر ایک قامت یا دو قامت اونچا ہو جائے تو کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چھ (٦) رکعت پڑھی جائیں۔ اس میں کسی سورۃ کی تخصیص نہیں ہے۔

نمازِ ضحیٰ یا چاشت جب آفتاب پورب (مشرق) کی طرف اتنا اونچا ہو

جائے جتنا کہ ظہر کے وقت پچھّم (مغرب) کی طرف ہوتا ہے، اس وقت یہ نفل پڑھے جاتے ہیں۔ انہیں کو نمازِ چاشت اور صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں اور یہی صلوٰۃ الاوّابین ہے جس کا تذکرہ خاص فضیلت کے ساتھ احادیث میں آیا ہے۔ اب غلطی سے مغرب کے بعد کی نوافل کو صلوٰۃ الاوّابین کہنے لگے ہیں۔ یہ کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ (۸) رکعتیں ہیں۔

نماز فی الزوال اس نماز کو صلوٰۃ الزوال بھی کہتے ہیں۔ آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد چار رکعتیں خواہ دو سلام سے (یعنی دو دو رکعت) یا ایک سلام سے (یعنی چار رکعت ملی ہوئی) پڑھیں۔

نوافل عصر عصر کے فرض سے پہلے چار رکعتیں ہیں۔

نوافل مغرب اس نماز کو عام لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ کم سے کم چھ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس (۲۰) رکعتیں۔

نوافل عشاء عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح اگر فراغت ہو تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھی جائے ورنہ ہر مہینہ میں یا ہر سال میں اور کم از کم عمر بھر میں ایک مرتبہ۔ اس کو چھوڑنا نہ چاہیے۔

ایامِ بیض کے روزے ان نوافل نمازوں کے علاوہ نوافل روزے بھی بہت زیادہ مفید اور کارآمد ہیں۔ ان میں سے ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں میں روزہ رکھنا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

روزہ جمعرات اور دوشنبہ (پیر) ہر ہفتہ میں جمعرات اور دوشنبہ (پیر) کو بھی روزۂ نفلی رکھا جائے۔

روزہ ششا عید شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ روزے رکھے جائیں۔

روزہ ذی الحجہ ذی الحجہ کے مہینے میں اوّل کے نو (۹) دِن تک روزے رکھے جائیں اور اگر آسانی نہ ہو تو کم سے کم عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ حتی الوسع ترک نہ کیا جائے۔ حج کرنے والے شخص کو اس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے تا کہ افعالِ حج میں کوتاہی نہ ہو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روزہ عاشورہ محرم کے مہینے کی نویں اور دسویں میں روزہ رکھا جائے۔ نیز چاہیے کہ روزانہ تلاوتِ قرآن شریف کرتے رہیں۔ کم از کم اتنا ضرور پڑھ لینا چاہیے کہ چالیس دن میں قرآن شریف ختم ہو جایا کرے۔ اور

صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان ۴۱ بار سورہ فاتحہ پڑھا کریں۔

بعد نمازِ فجر ① سُبۡحَانَ اللّٰہِ سو (۱۰۰) مرتبہ، ② اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ، ③ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ، ④ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ سو مرتبہ، ⑤ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ سو مرتبہ اور ⑥ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ وَ بَارِکۡ وَ سَلِّمۡ بِعَدَدِ کُلِّ شَیۡءٍ مَّعۡلُوۡمٍ لَّکَ سو مرتبہ پڑھا کریں۔

(۲) حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز درود شریف کے کلماتِ ذیل کو زیادہ پسند فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی۔ اس لیے ان دونوں درودوں میں سے جو آسان ہو پڑھا کریں۔ میرے نزدیک بھی بہتر دوسرا ہے۔

نماز مغرب کے بعد اور اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد بھی ان چھ تسبیحوں کو پڑھا کریں۔

(۲) اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ

(۳) اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ اکتالیس (۴۱) مرتبہ

(۴) اور اگر فرصت ہو تو دلائل الخیرات کی ایک منزل بھی روزانہ پڑھ لیا کریں۔

نمازِ عشاء کے بعد اور بعد نمازِ عشاء ایک سو مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔

☆ اور ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ

اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط پڑھیں۔

☆ اور اگر فرصت زیادہ ہو تو ''ضیاء القلوب'' سے دیکھ کر حسب فرصت زیادہ کر لیں۔ مگر جہاں تک ممکن ہو قلبی اشغال اور تعلیم کردہ تحریر شدہ اذکارِ لسانی میں زیادہ تر جدوجہد کریں۔ اور یہ سب اوراد بھی ضروری نہیں۔ البتہ اول کی چھ تسبیحیں زیادہ قابل رعایت ہیں۔

نصیحت و وصیت آمیز کلمے از ضیاء القلوب[۱] مع بعض تغیرات

(۱) طالب حق کو چاہیے کہ پہلے فرقۂ ناجیہ (اہل سنت والجماعت) کے عقائد کے موافق اپنے عقائد کی تصحیح کرے اور اس کے بعد مسائل ضروریہ کو سیکھے۔ اور کتاب و سنت اور آثارِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتباع کرے۔

(۲) اس کے بعد نفس کو رذیل اخلاق و عادات سے پاک اور صاف کرے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے: [۲]

خواہی کہ شود دِل تو چوں آئینہ ... دہ چیز بروں کن از درونِ سینہ

حرص و امل و غضب دروغ و غیبت ... بخل و حسد و ریا و کِبر و کینہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

---

[۱] ...... ضیاء القلوب شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ کی فارسی تصنیف ہے، جس کا اُردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

[۲] ...... ترجمہ رباعی:

گر چاہے تو اپنے دِل کو ہو آئینہ ... دس چیز سے خالی کر لے اپنا سینہ

حرص و اَمل و غضب و دروغ و غیبت ... بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

اس کے بعد تخلیہ میں (جو کہ اخلاق و اوصافِ حمیدہ سے عبارت ہے اور وہ منازل سلوک بھی ہیں) کوشش بلیغ کرے۔ دوسری رباعی میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ؎۲

خواہی کہ شوی نمنزلِ قرب مقیم نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فائدہ: (۱) سالک کو یہ بھی چاہیے کہ شریعت کے احکام پر مستحکم رہے اور (۲) ممنوعات سے بچتا رہے اور (۳) تقویٰ اور پرہیز گاری کو اپنا شعار بنا لے۔ اور (۴) ہر حال میں سنت کے اعمال کو آنکھوں کے سامنے رکھے اور منہیات اور مشتبہ چیزوں سے احتراز کرتا رہے اور (۵) اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو جلد توبہ کرے اور اچھے عملوں اور استغفار سے اس کا تدارک کرے۔ دوسرے وقت پر اس کو نہ ٹالے۔ (۶) نمازِ پنجگانہ جماعت تکبیر اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرے۔ (۷) فرائض اور سنتوں اور نفلوں کے ادا کرنے کے بعد اپنے اوقات کو اشغالِ باطنیہ میں صرف کرتا رہے اور (۸) نوافل اور وظائف کی زیادتی کے پیچھے نہ پڑے بلکہ باطنی مشغولیت کو اپنا دائمی فرض جانتا رہے اور کبھی غافل نہ ہو۔

ہر نفس بہرت مسیحائیست چُست گر نداری پاسِ اواز جہل تست

؎۲......ترجمہ رباعی: جو چاہے کہ ہو منزلِ قربت میں مقیم نو چیز کرے اپنے نفس کو تعلیم
صبر و شکر وقناعت وعلم ویقین تفویض وتوکل ورضا وتسلیم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ایں چنیں اَنفاسِ خوش ضائع مکن غفلت اندر شہرِ جاں شائع مکن

(۹) اور جب اس میں لذت حاصل ہو تو اللہ کا شکر بجا لائے اور تھوڑے کو بہت جانے اور ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کرے۔ اور (۱۰) کشف و کرامات سے لذت نہ اُٹھائے بلکہ بیزار رہے۔ اور (۱۱) حالت بسط و انشراحِ خاطر میں شکر کرتا رہے۔ اور (۱۲) حدودِ شرعیہ کا پابند رہے اور (۱۳) جب قبض و دِل تنگی پیش آئے تو مایوس نہ ہو اور کام کرتا رہے۔ اور (۱۴) تمام عبادتوں میں اپنے آپ پر تہمت رکھتا ہوا اُن کے ادا کرنے میں اپنے کو کوتاہ دست اور قصوروار سمجھے۔ اور (۱۵) باطن کے احوال کو جاہلوں سے ظاہر نہ کرے اور تصوف کی باتوں کو برملا نہ کہے اور نہ ناواقف اور غیر محرم سے کہے۔ اور راز دار یعنی محرم سے بھی تنہائی میں کہے۔ اور (۱۶) اوقات کا پابند رہے اور تلوّنِ طبع سے دور رہے۔ اور (۱۷) دُنیا و مافیہا کو ہر طرح دِل سے ترک کرنے والا رہے ورنہ ہزار برس کے اذکار و اشغال بھی کام نہ آئیں گے۔ (۱۸) دِل آئینہ ہے، اس کو غیر اللہ کی چمک سے محفوظ رکھے اور (۱۹) طلب جاہ و مرتبہ سے جو کہ گمراہی ہے، پناہ چاہتا رہے۔ اور (۲۰) وقت کو غنیمت سمجھے اور غفلت سے برباد نہ کرے۔ کیوں کہ جو وقت فوت ہو جاتا ہے، اس کی قضا بھی نہیں ہو سکتی۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں بقولِ حسن کوئی پاتا نہیں

ہر اِک لمحہ بہتر جواہر سے ہے برابر نہیں اس کے کوئی شے

(۲۱) سلوک کے راستے میں مردانہ وار قدم رکھے اور دنیوی امور کی خوشی اور غم کو ایک طرف اور بالائے طاق رکھ دے کیوں کہ یہ حجاب ہے اور ناجنس اور مخالف شریعت اور منکر فقراء اور بدعتیوں سے بھاگتا رہے۔

نخست موعظ پیر کہن ہمیں سخن ست　　　که از مصاحب ناجنس احتراز کند

(۲۲) اور ایسے خلافِ شرع درویشوں سے جو کہ سنت رسول اللہ ﷺ پر نہ ہوں، دور رہے اگرچہ اُن سے کرامتیں اور خوارقِ عادات ظاہر ہوتے ہوں اور آسمان پر اُڑتے ہوں۔ اور (۲۳) آدمیوں سے بقدرِ ضرورت اختلاط کرے اور ہر ایک اچھے اور بُرے سے کشادہ پیشانی سے پیش آیا کرے اور لوگوں سے عجز و انکساری سے معاملہ کرے اور نیستی و پستی کو اپنا شعار اور لازمی طریقہ کر لے۔ اور (۲۴) کسی پر اعتراض نہ کرے۔ لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے بولے اور چپ اور تنہا رہنے کو دوست رکھے اور دِل جمعی کے ساتھ اپنے کام میں سرگرم رہے۔

(۲۵) تشویش کو دِل میں جگہ نہ دے اور جو باتیں پیش آئیں حق تعالیٰ کی طرف سے جانے اور ہمیشہ دِل کا پاسبان اور محافظ رہے۔ تا کہ غیر کا خطرہ نہ آئے اور (۲۶) دینی امور میں لوگوں کو نفع پہنچانا اپنے اوپر لازم جانے اور (۲۷) ہر کام میں اوّل خالص نیت کرے، اس کے بعد عمل کرے۔ اور (۲۸) کھانے پینے میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ نہ اس قدر بڑھائے کہ سُستی لائے اور نہ اس قدر گھٹائے کہ ضعف کی وجہ سے عبادت سے رہ جائے۔ اسی طرح ہر بات میں افراط و تفریط سے پرہیز کرتا رہے۔ اور (۲۹) اگر نفس کو لقمۂ چرب

دے، اس سے ویسا ہی کام بھی لے۔

(۳۰) اور بہتر یہ ہے کہ محنت و مزدوری کر کے کھائے اور اگر توکل کرے تو وہ بھی مناسب اور زیبا ہے۔ بشرطیکہ کسی سے لالچ نہ رکھے اور (۳۱) دِل کو غیر اللہ کے تعلق سے پاک رکھے۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے اُمید اور ڈر نہ رکھے اور ما سوا سے اُنس نہ پکڑے اور (۳۲) حق تعالیٰ کی طلب میں بے آرام اور بے قرار اور مضطر رہے اور جہاں بھی رہے خدا کے ساتھ رہے اور (۳۳) اللہ تعالیٰ کی نعمت پر، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ شکر کرتا رہے۔ اور (۳۴) فقر و فاقہ اور تنگ دستی اور معیشت کی کمی سے تنگ دِل نہ ہو۔ بلکہ اپنی عزت اور فخر اس میں جانے اور شکر بجا لاتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو انبیاء اور اولیاء کا منصب عطا فرمایا ہے۔

(۳۵) اور اپنے متعلقین سے نرمی اور تلطف اور مہربانی کا معاملہ رکھے۔ ان کی نافرمانیوں سے درگذر کرتا رہے اور اُن کے عذروں کو قبول کرتا رہے اور (۳۶) آدمیوں کی غیبت سے پرہیز کرتا رہے۔ اور (۳۷) لوگوں کے عیبوں کو چھپائے اور اپنے عیبوں کو آنکھ کے سامنے رکھا کرے۔ اور (۳۸) تمام مسلمانوں کو اپنے سے بہتر جانتا رہے اور کسی سے بحث اور جدال نہ کرے، اگرچہ خود حق پر ہو۔ اور (۳۹) مہمان نوازی اور مسافر پروری کو اپنا پیشہ کر لے اور (۴۰) غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں راغب رہے۔

(۴۱) علماء اور صلحاء کی خدمت گذاری میں اپنی عزت اور حرمت جانے اور جو کچھ میسر ہو اسی میں صرف کرے تا کہ نقصان نہ اُٹھائے اور (۴۲) دِل کا تعلق کسی چیز سے نہ رکھے۔ اور چیزوں کے وجود اور عدم کو برابر سمجھتا رہے اور

(۴۳) فقیروں کے لباس کو پسند کرتا رہے اور جس قدر بھی طعام اور لباس بآسانی حاصل ہو اُس پر قناعت کرے۔ (۴۴) اپنے اُوپر دوسروں کو ترجیح دینا (ایثار کرنا) اپنا پیشہ کر لے اور (۴۵) بھوک اور پیاس کو جو کہ طعام اللہ ہے، محبوب رکھے۔ اور (۴۶) کم ہنسا کرے اور بہت رویا کرے اور اللہ کے عذاب اور اس کی بے پروائی اور بے نیازی سے ڈرتا اور کانپتا رہے اور (۴۷) موت کو جو کہ ما سوا کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے، ہر وقت آنکھ کے سامنے رکھے۔ اور (۴۸) دوزخ سے جو کہ محبوبِ حقیقی سے فراق اور جدائی کی جگہ ہے، پناہ چاہا کرے۔ اور (۴۹) بہشت کو جو کہ اس کے وصال کی جگہ ہے، طلب کرتا رہے۔

(۵۰) اور اپنے اُوپر محاسبہ کرنے کو لازم کر لے (دِن کا محاسبہ مغرب کے بعد اور رات کا محاسبہ صبح کے بعد کرے)۔ محاسبہ اس کو کہتے ہیں کہ حساب کرے کہ رات اور دن میں مجھ سے کتنی نیکیاں اور کتنی بدیاں ظاہر ہوئی ہیں۔ نیکی پر شکر کرے اور بدی پر توبہ واستغفار کرے۔ اور (۵۱) سچ بولنے اور حلال کھانے کو اپنا طریقہ بنا لے۔ اور (۵۲) کھیل کود اور ہنسی ٹھٹے کی مجلسوں اور غیر مشروع مجمعوں میں حاضر نہ ہو اور (۵۳) جہالت کی رسموں سے پرہیز کرتا رہے اور (۵۴) دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ سب خدا کے لئے کرے اور کوتاہ دست اور کوتاہ طمع رہے۔ یعنی نہ کسی کو ستائے اور نہ بہت زیادہ لوگوں سے لالچ رکھے اور (۵۵) شرمگیں کم بولنے والا رہا کرے۔ (۵۶) نیز کم رنج رکھنے والا اور (۵۷) لوگوں کی اصلاح چاہنے والا، (۵۸) بہت اطاعت کرنے والا، (۵۹) نیکوکار، نیک رفتار، باوقار رہا کرے۔

خادم اہلسنت الحافظ عبدالوحید الحنفی

یہ ہیں علامتیں ان لوگوں کی جو اچھی عادتوں والے اور پسندیدہ اوصاف والے ہیں۔ نیز جس کو یہ اوصاف حاصل ہو جائیں، اس کو مغرور بھی نہ ہونا چاہیے اور نہ اپنے متعلق گمانِ نیک رکھنا چاہیے۔

(٦٠) نیز اولیاء اللہ اور مشائخ کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فراغت ولی کے اوقات میں ان کے مزاروں پر بیٹھ کر ان کی روحانیت کی طرف توجہ کرے اور اس کی حقیقت اپنے مرشد کی صورت میں تصور کرے اور فیض یاب ہوا کرے اور برکت حاصل کرے۔ اور کبھی کبھی عام اہل اسلام کے مزاروں پر جا کر موت کو یاد کرے اور فاتحہ پڑھ کر اُن کو ثواب پہنچائے اور ادب اور حکم مرشد کو بجائے ادب اور حکم خدا تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ جانا کرے۔ کیوں کہ یہ اُن کا نائب ہے۔

(٦١) اپنے مشائخ طریقت کے لئے دُعا کیا کرے کہ وہ اس کے لئے فیضان الٰہی کے میزاب (پرنالے) اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

اخیر میں میں اپنے جملہ دوستوں اور بھائیوں سے ملتجی ہوں کہ مجھ ناکارہ ننگ خاندان، بدنام کنندۂ اسلافِ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق!

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

فیض آبادی ثم المدنی ثم الدیوبندی الحنفی ...... خاکروب خانقاہ

رشیدیہ امدادیہ قدوسیہ...... صدر مدرس دارالعلوم دیوبند

(از سلاسل طیبہ مولفہ حضرت مدنیؒ ص ٨٥ تا ٩٣ مطبوعہ ہرنولی)

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

ارشادات حضرت مدنیؒ

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں: دارالعلوم دیوبند کے دورۂ حدیث ۱۳۵۸ھ میں راقم الحروف بھی شریک تھا۔ حضرت الشیخ مولانا المدنی قدس سرہٗ کے درس بخاری و ترمذی کی تقریریں احقر نے درس میں ہی قلمبند کر لی تھیں۔ بخاری شریف کے درس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ سلوک و تصوف کے حقائق و معارف اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے، جن میں سے بعض ارشادات حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول "وَ لٰكِنۡ لِّيَـطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ" کے تحت ارشاد فرمایا کہ یقین کے درجات متفاوت ہیں۔ پہلا علم الیقین، دوسرا عین الیقین، تیسرا حق الیقین کا درجہ ہے۔ اگر دلائل عقلیہ اور مقدمات قطعیہ کی بنا پر یقین حاصل ہو تو اسے علم الیقین کہتے ہیں۔ اور یہ یقین اتنا قوی ہو گیا کہ ہم دوسروں کے اندر کا مشاہدہ کرنے لگے تو اس کو عین الیقین کہتے ہیں۔ اور اگر مشاہدہ ہم نے اپنے اندر دیکھ لیا تو وہ حق الیقین ہو گا۔ مثلاً: النار محرقۃ (یعنی آگ جلانے والی ہے) کا ہم کو مقدمات قطعیہ سے علم ہوا تو اس کو علم الیقین کہیں گے۔ اور اگر ہم نے آگ سے دوسرے کو جلتا دیکھا تو یہ عین الیقین ہو گا۔ اور اگر ہم نے خود آگ میں انگلی ڈال دی تو یہ حق الیقین کہلائے گا۔

ایمان کے واسطے جو درجہ مطلوب ہے وہ علم الیقین کا ہے۔ عین الیقین اور

عبدالوحید الحنفی

حق الیقین ایمان کے موقوف علیہ نہیں ہیں۔ البتہ اگر یہ درجات حاصل ہوں تو ایمان کی قوت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عین الیقین حاصل ہونے کی درخواست کی تھی۔ انبیاء کرام اور ملائکہ کو یہی درجات (یعنی عین الیقین وحق الیقین) حاصل ہوتے ہیں۔ اور بعض اہل اللہ کو بھی مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔

(۲) فرمایا کہ جن لوگوں کو ذکر شغل کے اندر "حال" آتا ہے، اس میں مختلف کیفیات پیش آتی ہیں۔ ذکر کے اندر ایک قوت پائی جاتی ہے، جو نہایت لطیف ہے۔ ذکر انسانی روح کو عالم علوی کی طرف لانا چاہتا ہے اور نفس اجزاء ارضیہ (یعنی زمینی اجزاء) سے بنا ہوا ہے، اس لئے وہ روح کو عالم سفلی کی طرف لانا چاہتا ہے۔ اس لیے دونوں کے اندر تعارض آجاتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کے بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے، وغیرہ، وغیرہ۔ عموماً حال جوانی کے زمانے میں بہت پایا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں اجزاء ارضیہ بہت قوی ہوتے ہیں اور بڑھاپے میں چونکہ اجزاء ارضیہ ضعیف ہو جاتے ہیں اور روح میں قوت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے وہ اس کو عالم علوی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اجزاء ارضیہ اس قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو صاحب حال ہے، اس کے قلب کو صدمہ پہنچتا ہے اور اسی صدمہ کی وجہ سے وہ مضطرب ہو جاتا ہے۔ لیکن درد کا احساس حال کے خلاف نہیں ہے۔

(۳) حدیث احسان "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ

یَـرَاکَ"[1] کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس میں ایک اور مطالبہ ہے کہ ایسی حالت تم اپنے اندر پیدا کرو جو حالت رویت کے مشابہ ہو جائے اور یہ کیفیت کثرتِ ذکر، کثرت فکر اور کثرتِ مراقبہ و ریاضت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کو ملکہ یا یاداشت کہتے ہیں۔ یہ ملکہ اتنا بڑھتا ہے کہ اس کو مشاہدہ اور حضور قلبی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کی تصویر سامنے موجود ہے۔

دِل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ۔ بہرحال جس وقت انسان کا یہ تخیل غالب ہو جائے گا تو ہمارے اور باری تعالیٰ کے درمیانی حجابات قلب سے اُٹھ جائیں گے اور مشاہدہ قلبی حاصل ہو جائے گا۔ یہ چیز اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ رویت بصری (یعنی آنکھوں سے دیکھنا) نہیں ہے بلکہ بہ مشابہ ہوتی ہے بصری کے احسان بایں معنی یہی تصوّف کا مقصد ہے۔ آج کہا جاتا ہے کہ تصوف بدعات میں سے ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ غلط خیال ہے بلکہ جس طرح ایمان کی تعلیم دی گئی ہے، اسی طرح احسان کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ احسان کی یہ حالت زمانہ نبوت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایمان لانے کے ساتھ ہی پیدا ہو جاتی تھی اور یہ آپ ﷺ کی قوت روحانی

---

[1] ...... مقام احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی بندگی اس طرح کرے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

سے پیدا ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی شان میں فرمایا گیا ہے: وَ یُــزَکِّیْھِــمْ ۔اور تزکیہ کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی روحانیت سے دوسروں کے ارواح کو فیض پہنچتا ہے اور ان کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔لیکن زمانہ نبوت کے بعد وہ حالت باقی نہیں رہی بلکہ تزکیہ قلوب کے لئے بہت زیادہ ریاضت و مجاہدات کی ضرورت ہوتی ہے۔مقصد تصوف کا احسان ہے۔ البتہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں احسان کی کیفیت پیدا کرنے کا اور طریقہ تھا اور اب وہ کیفیت پیدا کرنے کا اور طریقہ ہے۔طریقے جدا جدا ہیں لیکن مقصود ایک ہی ہے۔(مرتب مظہر حسین)

(از سلاسل طیبہ مولفہ حضرت مدنیؒ ص ۸۵ تا ۹۳ مطبوعہ ہرنولی)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شیخ الاسلام والمسلمین وامام العصر سید حسین احمد مدنیؒ کا مکتوب

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین قدس سرہ العزیز کے نام

محترم المقام زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میرے محترم! مقصود اصلی سلوک سے احسان ہے۔(اَنْ تَــعْــبُــدَ اللّٰــهَ کَــاَنَّــکَ تَرَاہُ ......حدیث) یعنی سالک میں ملکہ راسخہ پیدا ہو جائے۔ یہ مبداء ہے اور باعتبار نہایت کے رضا باری عزاسمہٗ کا حصول ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر ازیں تمنائے

یہ کوشش کرنا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت صادقہ پیدا ہو جائے اور وہ بڑھتے

بڑھتے اتنی ہو جائے کہ ماسوا کا تعلق قلبی منقطع ہو جائے، یہ اور اس کے موئیدات و ذرائع سب کے سب وسائل ہیں۔ ریاضات اور اصلاح اخلاق بھی اسی قسم سے ہیں۔ متقدمین صوفیہ اصلاحِ اخلاق کو مقدم سمجھتے ہیں اور بسا اوقات اس میں سالہا سال خرچ کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بسا اوقات وصول الی اللہ سے پہلے موت آ جاتی ہے اور انسان کو محرومی کی حالت میں دُنیا سے سفر کرنا پڑتا ہے۔ متاخرین نے اس میں تدبر سے کام کیا۔ وہ وصول الی اللہ اور توجہ الی الذات المقدسہ کو مقدم فرماتے ہیں اور اس رابطہ میں انہماک کرا کر حضور دائم کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اس ہی ملکہ کو رسوخ وقوت دیتے ہیں اور جس کی وجہ سے اخلاقِ ذمیمہ اور رذائل ایک ایک کر کے زائل ہو جاتے ہیں۔ بہرحال آپ توجہ الی الذات المقدسہ میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔ خواہ الی الذات المحصنہ کی طرف یا باعتبار صفة من صفاتِ الکاملہ اور اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ (المعارج آیت ۲۲) کا حال قائم رکھیں۔ انسان کے اعمال میں نقائص کا ہونا فطری امر ہے مگر انسان کا فریضہ ہے کہ نقائص کے ازالہ میں کوشاں رہے اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہر نماز میں اخلاص سے کہتا رہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: و ما عرفناک حق معرفتک و لا عبدناک حق عبادتک (اوکما قال)۔

غرض کہ اپنی طرف سے جدوجہد اعمال کی تتمیم و اخلاص کی تکمیل ہمیشہ جاری

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

رہنی چاہیے اور بارگاہِ خداوندی میں اقرار بالتقصیر کے ساتھ جو کہ واقعی امر ہے، معافی کی درخواست ہمیشہ جاری رہنی چاہیے اور قبولیت کی اُمید رکھتے ہوئے ہر وقت خائف عن غضبہٖ تعالیٰ بھی رہنا ضروری ہے۔ اَلْاِیْمَان بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ۔

میں پہلے بھی غالبًا آپ کو لکھ چکا ہوں کہ آپ کو اجازت ہے جو بھی آپ سے بیعت ہونے کی درخواست کرے، اُس کو بیعت کر لیا کریں۔ اور اشغالِ سلوک کی تلقین فرما دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اتباع سنت کا ہمیشہ اور ہر امر میں خیال رکھیں۔ علاوہ مراقبہ معلومہ کے دوسرے اذکار کی ضرورت اگرچہ اب نہیں ہے مگر تائید وتقویت کے لئے جونسا ذکر مناسب سمجھیں کرتے رہا کریں۔ صراط المستقیم اور امداد السلوک کو زیر مطالعہ رکھیں۔ خواب سب اچھے ہیں اور امید افزا تعویزوں کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ ''القول الجمیل'' میں سے لکھ دیا کریں۔ یا مقصود کے مطابق کوئی آیت لکھ دیا کریں۔ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھانا بھی تبلیغ ہے۔ بہرحال جس قدر ممکن ہو انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کی اصلاح اور ہدایت میں بلا طمع کوشاں رہیں۔ دعوتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

واقفین پرسان حال سے سلام مسنون عرض کر دیں۔ والسلام

حسین احمد غفرلہٗ

۷ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ (۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء)

(مکتوبات شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ج ۲ مکتوب ۶۶ ص ۲۲۷)

☆☆☆☆

www.khudamahlesunat.com

شجرہ مبارکہ

مظہریہ، مدنیہ، حسینیہ، رشیدیہ، قدوسیہ، چشتیہ، صابریہ، منثورہ

(۱) اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا و مَوْلَانَا قَاضِیْ مَظْھَرْ حُسَیْن قدس اللہ سرہ العزیز

(۲) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْعَالَمِ مَوْلَانَا وَ مُرْشِدِنَا السَّیِّد حُسَیْن اَحْمَدَ الْمَدَنِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳) وَ بِجَاہِ قُطْبِ الزَّمَانِ سَیِّدِنَا وَ مُرْشِدِنَا وَ مَوْلَانَا رَشِیْد اَحْمَدَ الْگنگوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۴) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخ مَوْلَانَا الْحَاجّ الْحَافِظ الشَّیْخ اِمْدَادِ اللّٰہِ الْمُھَاجِرِ قدس اللہ سرہ العزیز

(۵) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا نُوْرِ مُحَمَّدِ نِ الْجَھنْجَھانَوِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۶) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عبد الرحیم الشھید قدس اللہ سرہ العزیز

(۷) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِالْبَارِی الْاَمْرُوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۸) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِالْھَادِی الْاَمْرُوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۹) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَضُدِ الدِّیْنِ الْاَمْرُوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۰) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ مُحَمَّدِ نِ الْمَکِّیّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۱) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّاہِ مُحَمَّدِیّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۲) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحِبّ اللّٰہِ الْاِلٰہ اٰبَادِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۳) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْگنگوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۴) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا نِظَامِ الدِّیْنِ الْبَلْخِیّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۵) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّیْنِ التَّھانِیْسرِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۶) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الْعَالَمِ الشَّیْخِ عَبْدُالْقُدُّوْسِ الْگنگوْھِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۷) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْعَارِفِ الرَّدَوْلَوِیّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۸) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَحْمَدَ الْعَارِفِ الرَّدَوْلَوِیّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۹) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عَبْدِالْحَقِّ الرَّدَوْلَوِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۰) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا جَلَالِ الدِّیْنِ کَبِیْرِ الْاَوْلِیَآءِ الْپَانِیْ پَتِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۱) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا شَمْسِ الدِّیْنِ التُّرْکِ الْپَانِیْ پَتِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۲) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا وَ سَیِّدِ الْعَارِفِیْنَ عَلَاءِ الدِّیْنِ عَلِی اَحْمَدَ الصَّابِر قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۳) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا فَرِیْدِ الدِّیْنِ شَکَر گَنْجِ الْاَجُوْدَھنِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۴) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارِ الْکَاکِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۵) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا قُطْبِ الْعَالَمِ اِمَامِ الزَّمَانِ مَرْکَزِ الطَّرِیْقَةِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ السَّجْزِیِّ الْچِشْتِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۶) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عُثْمَانِ الْھَارُوْنِیْ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۷) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا الْحَاجِّ السَّیِّدِ الشَّرِیْفِ الزَّنْدَنِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۸) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مَوْدُوْدِ الْچِشْتِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۹) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ یُوْسُفَ الْچِشْتِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۰) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْمُحْتَرَمِ الْچِشْتِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۱) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ اَحْمَدَ الْاَبْدَالِ الْچِشْتِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۲) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّامِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۳) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا مُمْشَاد عَلْوِیِّ الدِّیْنُوْرِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۴) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اَبِیْ ھُبَیْرَةَ الْبَصْرِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۵) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا حُذَیْفَةَ الْمَرْعَشِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۶) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا السُّلْطَانِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ اَدْھَمَ الْبَلْخِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۷) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا فُضَیْلِ بْنِ عَیَاضٍ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۸) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۹) وَ بِجَاہِ شَیْخِ الْمَشَایِخِ سَیِّدِنَا اِمَامِ الْاَوْلِیَاءِ الْخَوَاجَہ الْحَسَنَ الْبَصْرِیِّ قدس اللہ سرہ العزیز

(۴۰) وَ بِجَاہِ سَیِّدِنَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ

www.khudamahlesunat.com

(۴۱) وَ بِجَاہِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ طھّر قَلْبِیُ عَمَّا سوَاک وَ نَوِّرْہٗ بِاَنْوَارِ مَعْرِفَتِک وَ عِشْقِک وَ وفقنِیُ لما تحبہ وَ تَرْضَاہ وَ اَرْض عَنِّی فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃ یَا کَرِیْم

بندہ عاجز.............................. اور اس کے دینی بھائی........................

کو اپنی محبت و معرفت، رضا و استقامت وحُسنِ خاتمہ عطا فرما۔ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

شجرہ مبارکہ منظومہ

چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ

رَزَقَنَا اللّٰہُ ثَمَرَاتِھَا فِی الدَّارَیْنِ

حمد[۱] ہے اور شکر ہے سب اس خدا کے واسطے
عاجزوں کو جس نے فرمایا دُعا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے
اور درود و نعت ختم الانبیاءؐ کے واسطے
اور سب اصحابؓ و آلؓ مجتبیٰؐ کے واسطے

---

[۱]...... یہ شجرہ نظم کیا ہوا قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس میں تضمین حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اور دو مخمس "علم اور عرفان سے...... الخ" سے "حاجی اِمدادِاللہ ذوالعطا کے واسطے" تک مولانا مرحوم نے حضرت گنگوہیؒ کے متوسلین کے لئے زیادہ فرمائے ہیں۔

خلق نے ٹھیرائے ہیں کیا کیا دُعا کے واسطے
ہے ترا ہی واسطہ مجھ مبتلا کے واسطے
در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے
آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی! اولیاء کے واسطے

گرچہ نالائق ہوں میں، بدکار ہوں، ظالم جہول
پر مرا ہو مدعا دِل کا کسی صورت حُصول
۱؎ بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول
کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
ہاتھ اُٹھاؤں جب ترے آگے دُعا کے واسطے

کر عطا توفیق ایسی یا الٰہ العٰلمین!
تیری چوکھٹ سے جُدا ہرگز نہ ہو میری جبیں
ہر رگ و پَے میں ہو میرے نور تیرا جاگزیں
معرفت کے حُسن سے ہو ظاہر و باطن حَسین
شہ حسین احمد ولی با صفا کے واسطے

علم اور عرفان سے سینہ مِرا معمور کر
جامِ تسلیم و رضا سے مست کر، مسرور کر
دولتِ اخلاص دے، عجب و ریا سے دُور کر
نعمتِ دیدار و جنت قسمتِ مہجور کر
اس رشید احمد رشیدِ باسخا کے واسطے

شیخ کو مسجد ہوئی اور مُغ کو مَے خانہ نصیب

ا؎...... یہ دو شعر احقر ناشر نے زائد کیے ہیں۔

خادم اہلسنت
عبدالوحید الحنفی

کر طلب کا اپنی مجھ کو جوشِ مستانہ نصیب
خلق کو ہوتا ہے حج و زیارتِ خانہ نصیب
کر مجھے اپنی مدد سے حجِ مردانہ نصیب

حاجی اِمدادِ اللہ ذوالعطا کے واسطے

پس چھڑا دے نفس و شیطاں سے الٰہی! دِل مرا
کر مشرف عشقِ رحمٰں سے الٰہی! دِل مرا
پاک کر ظلمات و عصیاں سے الٰہی! دِل مرا
کر مُنوّر نورِ عرفاں سے الٰہی! دِل مرا

حضرتِ نورِ محمد پُر ضیاء کے واسطے

اے رحیم ایسا نہیں ہے تیری رحمت سے بعید
ہووے جو مجھ سا شقی الطاف سے تیرے سعید
ایسے مرنے پر کروں قربان یا رَبّ! لاکھ عید
اپنی تیغِ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید

حاجی عبد الرحیم اہلِ غزا کے واسطے

جُز تہی دستی کے کیا ہے نقد میرے بار میں
کچھ وسیلہ ہو قبولیت کا اس سرکار میں
کر وہ پیدا دَرد و غم میرے دِلِ افگار میں
بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں

شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے

ایک عالم پر ہوئے ہیں عام الطافِ عمیم
کیا عجب ہے لطف ہووے مجھ پہ اے ربِّ رحیم!
شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم!

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

کر ہدایت مجھ کو اب راہِ صراطِ مستقیم
شاہ عبد الہادی پیر ہُدیٰ کے واسطے

عقل کی اور ہوش کی کب ہے خریداری مجھے
جاہ و حشمت سے ہوئی ہے اب تو بیزاری مجھے
دین و دُنیا کی طلب، عزت نہ سرداری مجھے
اپنے کوچے کی عطا کر ذِلت و خواری مجھے
شاہِ عَضد الدّین عزیز دو سرا کے واسطے

محو ہیں عشقِ محمدؐ میں جو سارے اِنس و جِن
چین اک دَم بھی نہ ہو دل کو مرے اِس نام بِن
دے مجھے عشقِ محمدؐ اور محمدیوں میں گن
ہو محمدؐ ہی محمدؐ وِرد میرا رات دِن
شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

غم ہو تو ہو حُب کا اور ہووے تو ہو حُب کی طلب
حُبِّ حُب، حُبِّ حبیب اور حُبِّ غم، حُبِّ سبب
حُبِّ حق، حُبِّ الٰہی، حُبِّ مولا، حُبِّ ربّ
الغرض کر دے مجھے محوِ محبت سب کا سب
شہ محبّ اللہ شیخ با صفا کے واسطے

سب بُروں اچھوں پہ ہے ہر دم ترا لُطفِ مزید
گرچہ نالائق ہوں پر ہووے میسر تیری دِید
گرچہ میں غرقِ شقاوت ہوں سعادت سے بعید
پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
بو سعید اسعد اہل وَرا کے واسطے

نفس و شیطاں کا بنا ہوں روز و شب یا ربّ! غلام
بن نہیں سکتا ہے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام
قال ابتر، حال ابتر، سب مرے ابتر ہیں کام
لطف سے اپنے مرے کر ملکِ دیں کا اِنتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

دین و دُنیا کا نہیں درکار مجھ کو کچھ کمال
عشق میں ہووے سدا بے حال میرے دل کا حال
ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال
یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

تیرے الطاف و عنایت سے نہیں اب بھی عجب
دُور کتنا جا پڑا ہوں، ہوں کسی صورت قریب
حُبِ دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب!
اپنے باغِ قدس کی کر سَیر تو میرے نصیب

عبدِ قدوسِ شہ قُدس و صفا کے واسطے

ہووے عزازیِ عزت کُوئے محمدؐ سے مری
اور مشرف خُو رہے خُوئے محمدؐ سے مری
کر معطر رُوح کو بُوئے محمدؐ سے مری
اور منور چشم کر رُوئے محمدؐ سے مری

اے خُدا! شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عنایت ایک ہمت سوئے احمدؐ سے مجھے
اور لگا راہِ طریقت بوئے احمدؐ سے مجھے

کر عطا راہِ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے
اور دِکھا نورِ حقیقت خوئے احمد سے مجھے

شیخ احمد عارفِ صاحب عطا کے واسطے

لطف فرما فیض ہمت قلب پر یا حق مرے
چمکے جو نورِ شریعت قلب پر یا حق مرے
کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے
کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

چاہیے جاہ و حشم، درکار ہے کب ملک و مال؟
خواہش علم و ادب ہے، نہ طلب فضل و کمال
دین و دُنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال
ایک ذرّہ دَرد کا یا حق مرے دِل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

چھپ رہا ہے دیدۂ حیراں سے میرا شمس دیں
کر دے روشن شعلۂ ایماں سے میرا شمس دیں
ہے مکدّر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دیں
کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دیں

شیخ شمس الدین ترکِ با ضیا کے واسطے

ظاہر و باطن میں کھُل جا عشق کی ایسی بہار
دِل رہے پُر دَرد اور آنکھیں سدا ہوں اشک بار
اے مرے اللہ! رکھ ہر وقت، ہر لیل و نہار
عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بے تاب و قرار

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شیخ علاؤ الدین صابر با رضا کے واسطے

وہ ملاحت دے کہ میں قربان ہوں سو جان سے
دے ملاحت مجھ کو حق نمکینیِ ایمان سے
اور حلاوت بخش گنج شکرِ عرفان سے
وہ حلاوت ہو کہ دُوں سو جان بھی آسان سے

شہ فرید الدین شکر گنج بقا کے واسطے

تیغِ اُلفت سے تمہاری عام ہیں گھر گھر شہید
ہے کوئی اصغر شہید اور ہے کوئی اکبر شہید
عشق کی رَہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید
خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتولِ وِلا کے واسطے

لطف کر عاجز ہوں اور بے دست و پا اندوہ گیں
دُشمن دُنیا و دِیں ہیں یہ مرے کیسے لَعیں
بے ترے ہے نفس و شیطاں درپئے ایمان و دِیں
جلد ہو آ کر مرا یا رَبّ! مددگار و معیں

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

خاص بندوں پر ہے تیرا آہ! کیا کیا لُطفِ عام
کر عطا اُن کی بدولت جُرعہ مِن کاسَ الکرام
یا الٰہی! بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام
جس سے اُٹھے پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

خواجہ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

خنجر غم سے مِرا یوں کر دے بس سینہ فگار

زندگی تو موت ہو اور موت ہو مجھ کو بہار
دور کر مجھ سے غمِ موت و حیاتِ مستعار
زندہ کر ذکرِ شریفِ حق سے دل اے کردگار!

شہ شریف زندنی با اتّقا کے واسطے

آتشِ دِل ہووے ہر ہر ذرہ سے میرے نمود
ہو سرا سر درد و غم سوز اَلم میرا وجود
آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھر دے وَدُود!
ہر بُنِ مُو سے مرے نکلے تری اُلفت کا دُود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

میں رہوں کب تک غمِ دُوری سے تیرے یُوں نڈھال
لُطف کر اور لطف سے اپنے ذرا مجھ کو سنبھال
رحم کر مجھ کو تو اَب چاہِ ضلالت سے نکال
بخش عشق اور معرفت کا مجھ کو یا ربّ! ملک و مال

شاہ بو یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

کر منور یا خدا! رُوئے محمدؐ سے مجھے
شیفتہ کر سلسلہ مُوئے محمدؐ سے مجھے
مست اور بے خود بنا بُوئے محمدؐ سے مجھے
مُحترم کر خوارئِ کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ علا کے واسطے

فکر میں ہیں نفس و شیطاں اپنی اپنی گھات سے
مجھ کو بچنے کی توقع کیا ہے ان آفات سے
صدقہ احمدؐ کا یہ ہے اُمید تیری ذات سے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کہ بدل کر دے مرے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے

کب تلک حیراں رہوں؟ کب تک رہوں زار و نزار؟
کب تلک دل چاک ہوں؟ کب تک گریباں تار تار؟
حد سے گزرا رنجِ فرقت اب تو اے پروردگار!
کر مری شام خزاں کو وصل سے روزِ بہار

شیخ ابو اسحٰق شامی خوش ادا کے واسطے

اِک نظر سے اس دِلِ ویراں کو تو آباد کر
اس خرابے کو تغافل سے نہ یوں برباد کر
شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر
اپنے درد و غم سے یا ربّ! دِل کو میرے شاد کر

خوجۂ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہو گئی فرقت میں میری عمر ہی ساری بسر
ڈھونڈتا کتنا پِھرا میں کُو بکُو اور در بدر
ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر
بخش وہ نورِ بصیرت جس سے تو آوے نظر

بو ہُبَیرہ شاہِ بصریٰ پیشوا کے واسطے

درد و غم نے عشق کے گھیرا ہے آبے ڈھب مجھے
اپنے بیگانے کی پروا اب رہی ہے کب مجھے
عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے
چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یا ربّ! مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

کچھ نہیں پرواہ بھلائی یا برائی کی مجھے
زُہد کی خواہش، طلب نے پارسائی کی مجھے
نے طلب شاہی کی، نے خواہش گدائی کی مجھے
بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

اِن بلاؤں سے ہو یا ربّ! کس طرح مجھ کو اماں
گھیرتے ہیں ہر طرف سے آ کے لے تیر و سِناں
راہ زن میرے ہیں دو قزّاق با گرزِ گراں
تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں!

شہ فُضیل بن عیاض اہل دُعا کے واسطے

اپنی خواہش کو کروں کیا عرض میں تیرے حضور
میں نہیں لائق کسی صورت سراپا ہوں قصور
کر مرے دل سے تو اے واحد! دوئی کا حرف دُور
دِل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کے واسطے

ڈال دے میرے گلے میں اپنی الفت کی رسن
کھو پریشانی مری اے واقفِ سِرّ و علن
کر عنایت مجھ کو توفیق حَسن اے ذوالمِنَن
تا کہ ہوں سب کام تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کے واسطے

کر عطا ظاہر میں آثارِ شریعت میرے ربّ!
کر عطا باطن میں اسرارِ طریقت میرے ربّ!

دُور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے ربّ!
کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے ربّ!
ہادیِٔ عالم علیؓ المرتضیٰ[۱] کے واسطے

شوق ہے اس بے نوا کو آپ کے دیدار سے
ہو عنایت کیا عجب ہے؟ آپ کی سرکار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے
کر مشرف مجھ کو دیدارِ پُر انوار سے
سرورِ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

در بدر کتنا پھرا، دیکھا نہ کچھ مطلب حصول
ہر طرف سے ہو کے مایوس اَب بہ اُمید وصول
آ پڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو ملول
کر تو ان ناموں کی برکت سے دُعا میری قبول

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

۱......حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک گرامی نامہ میں لفظ مشکل کشا کے استعمال کی جو وجہ بتلائی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لفظ ''مشکل کشا'' عربی کے حَلَّالُ الْمَعَاقِدْ کا ترجمہ ہے۔ جس کا معنی ہے علمی مشکل امور کھولنے والا۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے بڑے مشکل مسائل حل کرنے میں مہارت رکھتے تھے، اس لیے اکابرِ دین نے حضرت علیؓ کے لئے مشکل کشا کا لقب اسی معنی میں استعمال فرمایا ہے۔ اس سے مراد خدائی صفت یعنی تکوینی مصیبتوں اور تکلیفوں کو دور کرنا نہیں (مکتوبات شیخ الاسلام ج۱ص ۴۳۸ مکتوب ۱۶۰)۔ چونکہ آج کل اکثر عوام الناس مشکل کشا سے مراد یہ لیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی ہر جگہ ہر زمانے میں مصیبتیں دُود فرماتے ہیں اور اس معنی میں حضرت علیؓ کے لئے ان الفاظ کا استعمال ناجائز ہے۔ اس لئے احباب شجرہ میں اگر بجائے مشکل کشا کے علیؓ المرتضٰی کے الفاظ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ تا کہ اعتقادی خرابی پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم (الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ)

یا الٰہی! اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

عشق اپنا بھر دے اس میرے دلِ افگار میں
کیا کمی ہو جائے گی اس سے تری سرکار میں
ان بزرگوں کے تئیں یا ربّ! غرض ہر کار میں
کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

کر نگاہِ لطف کا منظور وحدت سے مجھے
سو خرابی میں ہوں، کر معمور وحدت سے مجھے
اس دوئی نے کر دیا ہے دُور وحدت سے مجھے
کر دوئی کو دُور، کر پُر نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

شمع روئے یار کا کر دے تو پروانہ مجھے
آشنا اپنے سے، بیگانہ سے بیگانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش و مستانہ مجھے

یا حق! اپنے عاشقان با وفا کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو مایوسی ہے بالکل آہ آہ!
بِن ترے الطاف کے کب ہو سکے میرا نباہ
کش مکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ
دیکھ مت میرے عمل، کر لطف پر اپنے نگاہ

یا ربّ! اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

کیا کروں میں عرض جو گزرے ہے مجھ پہ رنج و غم

عبد الوحید حنفی خادم اہلسنت

دل ہے بریاں سینہ سوزاں چاک داماں چشم نم
چرخِ عصیاں سر پہ ہے، زیرِ قدم بحرِ اَلَم
چار سو ہے فوجِ غم، کر جلد اب بہرِ کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہر طرف سے یاس ہے، یہ سوچتا ہوں ہر زماں
تجھ سوا ہے کون میرا؟ میرے ربِّ مُستعاں
گرچہ میں بدکار نالائق ہوں اے شاہِ جہاں!
پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں؟
کون ہے؟ تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے غرورِ حُسن کیا کیا شاہدوں کے واسطے
اور بھروسا عجز کا ہے ساجدوں کے واسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے
اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نَے تو میں آرام چاہوں اور نہ میں رنج و تعب
اور نہ کچھ دولت کی صورت اور نہ عزت کا سبب
نَے فقیری چاہتا ہوں نَے امیری کی طلب
نَے عبادت، نَے زُہد، نَے خواہش علم و ادب
دردِ دِل پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے

زندگی کے لطف اور کیا کیا زمانے کی بہار
علم و فضل و عزت و جاہ و حشم بھی بے کنار
عقل و ہوش و فکر اور نُعمائے دُنیا بے شمار

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار!
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں اِس خاطر افگار کی
کچھ نہ کام آئی مری کوشش دلِ بیمار کی
گرچہ عالَم میں الٰہی! میں سعی بسیار کی
پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و تن لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

حال میری جان و تن کا تجھ پہ کب مستور ہے؟
ہے دلِ صد چاک جو سر تا بپا بے نور ہے
گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دُور ہے!
کشتگانِ تیغ و تسلیم و رضا کے واسطے

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت
حافظ

گرچہ برپا شور ہے میرے دلِ بیداد کا
سننے والا کون ہے تجھ بن مگر فریاد کا؟
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ! وقت ہے امداد کا
اپنے لطف اور رحمت بے انتہا کے واسطے

بے کسوں نے جُود پر تیرے ٹھکانا کر لیا
فضل پر تیرے سہارا عاجزوں نے کر لیا
جس نے یہ شجرہ دیا ہے، جس نے یہ شجرہ لیا
جس نے یہ شجرہ پڑھایا، جس نے اس کو پڑھ لیا
بخش دیجے سب کو ان اہل صفا کے واسطے

شجرہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ مدنیہ مظہریہ...... مختصرہ منظومہ

از نتائج افکار حضرت شمس العلماء الکاملین قطب الاولیاء العارفین مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرّہ العزیز

ازطفیل قاضی مظہر حسین کامل ولی[1] — دائماً یا ربّ! کنم ذِکرِ جلی ذکرِ خفی
سید حسین احمد رشید احمد امامِ وقت خویش — دہ مرا صادق یقیں از بہر جاہش اے غنی!
بہر امداد و بنور و حضرت عبدالرحیم — عبد باری عبد ہادی، عضد دیں مکی ولی
ہم محمدی و محبّ اللہ و شاہِ بو سعید — ہم نظام الدین جلال و عبدِ قدوس احمدی
ہم محمد و عارف و ہم عبدحق شیخ جلال — شمس دیں ترک و علاؤالدین فرید جو ہنی
قطب دین وہم معین الدین وعثمان وشریف — ہم بمودود و ابو یوسف محمد و احمدی
بوسحاق و ہم بمشاد و ہُبیرہ نامور — ہم حذیفہ وابن ادہم ہم فضیل مرشدی
عبد واحد ہم حسن بصری علیؓ فخر دیں — سید الکونینؐ فخر العالمینؐ بشری نبیؐ
پاک کن قلب مرا تو از خیالِ غیر خویش — بہر ذاتِ خود شفایم دہ زامراضِ دِلی

دُعا بہ توسل سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ

محبت اپنی مجھ کو اے خدا دے — مجھے بھی جامِ الفت اِک پلا دے
مجھے کھویا مری عقل و خِرد نے — خُدایا! اپنا دِیوانہ بنا دے
جو سچا دِین ہے تیرے نبیؐ کا — اسی پر اے خدا! مجھ کو چلا دے

---

[1]...... ہر دو شعر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی کے ہیں اور احقر ناشر نے شائع کیے ہیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مجھے الفت ہو یارانِؓ نبیؐ کی   الٰہی مجھ کو حُبِّ مصطفیٰ دے

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ کا صدقہ   مجھے حُبِّ علیؓ مرتضیٰ دے

بُتوں سے پاک ہو بت خانۂ دِل   مرے دل کو اب کعبہ بنا دے

خلیل اللہ کا جذبہ عطا کر   مجھے جذبِ جنوں بے انتہا دے

جما دے نقش الفت لوحِ دِل پر   ہر اک حرفِ غلط کو اَب مٹا دے

مٹا کر زنگ کفر و معصیت کا   مرے آئینۂ دل کو جِلا دے

مرا دل ہو رہا ہے آہ! مُردہ   دلِ مُردہ کو میرے اب جِلا دے

ہمیں اب دِین اور دُنیا کی نعمت   بجاہِ انبیاء و اولیاء دے

ہمیں بھی بندۂ مخلص بنا کر   رضا جوئی میں اب اپنی لگا دے

فقط اپنا بنا لے یا الٰہی!   مجھے توفیق ترکِ ما سوا دے

بفیضِ ''قاضی مظہر حُسین''[1] اب   مجھے بھی راستہ اپنا دکھا دے

مجھے ایماں بجاہِ ''قطب عالم   حسین احمدؒ'' ولی باصفا دے

بفیضِ صحبتِ آں شیخِ کامل   سَرِ تفویض و تسلیم و رضا دے

عطا کر حُسنِ ظاہر حُسنِ باطن   سلوکِ راہِ احسان و وفا دے

پئے خُم خانہ شیخ المشائخ   ''رشید احمدؒ'' مۓ رشد و ہدیٰ دے

بجاہِ ''حاجی امداد اللہؒ''   خُدایا! اپنی امداد و عطا دے

ضیاء معرفت نورِ محبت   بآں ''نور محمدؒ'' پُر ضیاء دے

مجھے اب اپنی رحمت یاالٰہی!   پئے ''عبدالرحیمؒ'' اہلِ غزا دے

---

[1]...... یہ شعر بھی مولانا جمیل احمد تھانویؒ نے بڑھا دیا ہے۔

مجھے اخلاص کی توفیق یارَبّ! — "بعبد الباری" شہ بے ریا دے

ہدایت دینِ حق کی یاالٰہی! — "بعبد الہادی" پیرِ ہدیٰ دے

مجھے اب قوتِ بازو خدایا! — "بعضد الدین" عزیز دو سرا دے

بجاہِ شہ "محمدؐ" با "محمدی" — مجھے عشقِ محمدؐ اے خدا! دے

بحقِ شہ "محبّ اللّٰہ" مجھ کو — محبت میں فناء پُر بقا دے

بجاہِ "بو سعید" شیخ عالَم — سعادت مند مجھ کو بھی بنا دے

بجاہِ شہ "نظام الدین بلخی" — نظامِ دین پر مجھ کو چلا دے

بحقِ شہ "جلال الدین" مجھ کو — جلالِ شانِ دینِ اصفیاء دے

بجاہِ "عبد قدوسے" فقیرے — مجھے فقرِ درِ قدس و صفا دے

وفورِ شوقِ دیدارِ محمدؐ — پئے "شیخ محمدؐ" رہنما دے

بشیخِ "احمد عارف ردولی" — مرا دل دینِ احمدؐ پر جما دے

بہ "احمد شاہ عبدالحق ردولی" — مرا دل نورِ حق سے جگمگا دے

"جلال الدین پانی پت" کے صدقے — جلالِ راہِ دینِ اولیاء دے

بہ "شمس الدین پانی پت" الٰہی! — ضیاءِ شمسِ دینِ پُر ضیاء دے

بجاہِ شہ "علاء الدین صابر" — عُلُوِّ جذبۂ صبر و رضا دے

بجاہِ شہ "فرید الدین شکر گنج" — مجھے بھی شکرِ عرفاں چکھا دے

بجاہِ خواجہ "قطب الدین دہلی" — سکونِ قلبِ قطب الاولیاء دے

"معین الدین اجمیری" کے صدقے — سُلوکِ آں حبیبِ کبریاء دے

بجاہِ خواجۂ "عثمان مکی" — مجھے فقر و غنیٰ، شرم و حیاء دے

بجاہِ شہ ''شریف زندنی'' اب محبت کا شرف دے، اتقا دے
بجاہِ خواجۂ ''مودود چشتی'' فیوضِ اہل چشتِ با وفا دے
بجاہِ ''شاہِ بو یوسف'' شہِ دیں مجھے نورِ دِل آں پارسا دے
بجاہِ ''بو محمد شاہ'' عالی عُلُوّ دین، اے ربّ العلا! دے
بجاہِ ''احمدِ ابدالِ چشتی'' مرے دل کو بدل، قلبِ صفا دے
بجاہِ شیخ ''ابو اسحٰق شامی'' مری شامِ محبت کو ضیاء دے
بحقِ خواجۂ ''ممشاد علوی'' مجھے شادیؓ الفت برملا دے
بجاہِ ''بو ہبیرہ شاہِ بصری'' مجھے نورِ بصر، شوقِ لِقا دے
پۓ ''شیخ حذیفہ مرعشی'' شاہ صفاء دل بآں شاہِ صفا دے
بجاہِ ''شیخ ابراہیم ادہم'' شہِ ہر دو سرا فقر و غنےٰ دے
طفیل شہ ''فضیل بن عیاض'' اب مجھے فضل و کرم، لطف و عطا دے
''بعبدالواحد بن زید بصری'' مجھے جامِ مۓ وحدت پلا دے
بجاہِ شہ ''حسن بصری'' امامے مجھے بھی حُسنِ خُلقِ اولیاء دے
''علیؓ مرتضیٰ'' کے واسطے سے مجھے توفیقِ تسلیم و رضا دے
شرف دیدار کا اپنے خدایا! پۓ حقِ ''محمدؐ مصطفیٰ'' دے
بذاتِ پاکِ آں شاہِ دو عالم دو عالم میں خدا! اپنی رضا دے
نبیؐ کی پیروی مجھ کو عطا ہو مجھے بھی فیضِ ختم الانبیاء دے

تجھی کو مانگتا ہوں تجھ سے مولیٰ
طفیلِ ''ذاتِ'' خود یہ مدعا دے

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

شجرۂ چشتیہ حسینیہ مدنیہ مظہریہ

حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے
ہے درود و نعت ختم الانبیاءؐ کے واسطے
اور سب اصحابؓ و آلِؑ مصطفیٰؐ کے واسطے
فضل کر مجھ پر الٰہی! اولیاء کے واسطے
ہاتھ میں نے اب اُٹھائے ہیں دُعا کے واسطے
کر رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے
نفس و ایماں، روح و شیطاں، کشمکش ہے ابتلاء
فیصلہ حق کا ہو ظاہر اور غالب برملاء
قاضی مظہر حُسین با صفا کے واسطے
حُسنِ ظاہر حُسنِ باطن سے ستودہ کر مجھے
دینِ اَحسن پر خدا! قربان و شیدا کر مجھے
شاہ[1] حسین احمد ولی با صفا کے واسطے
دولتِ رشد و ہدایت سے مجھے کر سرفراز
راز سے تیرے رہوں واقف میں اے دانائے راز
شاہ رشید احمد شہِ رُشد ہدیٰ کے واسطے
دِین و دُنیا میں نہ کھاؤں ٹھوکریں اے کبریاء!
عاجز و مسکین ہوں، طالب تری امداد کا
حاجی امداد اللہ پارسا کے واسطے

---

[1]......شاہ حسین احمد محدث باخدا کے واسطے شاہ حسین احمد امام اولیاء کے واسطے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی حفظہ

نورِ عرفاں سے خدا! پُر نور کر دے جسم و جاں
دے ضیاء وہ مجھ کو جو ظلمت کا کھو دے بس نشاں
حضرتِ نورِ محمد پُر ضیاء کے واسطے

خاص رحمت سے الٰہ العٰلمین! مجھ کو نواز
کر مجھے غازی مجاہد اور جری و پاک باز[1]
حاجی عبدالرحیم اہل غزا کے واسطے

بِرّ و تقویٰ دے، ریا سے پاک رکھ اے کردگار!
بار آور ہوں ترے دیدار سے میں بار بار
شیخ عبدالباری شاہ بے ریا کے واسطے

دے مقامِ عبدیت اور رکھ ہدایت پر سدا
کفر سے شرک سے اور فسق و عصیاں سے بچا
شاہ عبد الہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

ضربِ اِلَّا اللہ سے شیطان چکنا چور ہو
دے وہ مضبوطی کہ جس سے نفس بھی مقہور ہو
شاہ عضد الدین عزیزِ دو سرا کے واسطے

جذبۂ عشقِ محمدؐ سے رہوں میں بے قرار
ہو محمدؐ ہی محمدؐ وِرد بس لیل و نہار
شہ محمد اور محمدی اتقیاء کے واسطے

حُبّ محبوبِ حقیقی قلب کو مطلوب ہو
میں مُحِبُّ اللہ ہوں، مِرا اللہ محبوب ہو

---

[1]......مستورات بجائے اس کے یہ پڑھیں: رکھ مجھے اپنے کرم سے بے ریا و پاک باز

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شہ محبِّ اللہ شیخ با صفا کے واسطے
فضل سے تیرے سعید ہو جائے میرا ہر عمل
دے شقاوت کو مِری یا رب! سعادت سے بدل
بُو سعیدِ اسعدِ اہلِ ورا کے واسطے
اپنے قابو میں نہیں ہوں، ہے زبوں ہر ایک کام
میرے ملکِ دین کا تو ہی خُدا! کر انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتداء کے واسطے
التجاء ہے تجھ سے یہ ہی اے خدائے ذوالجلال!
عشق کی اقلیم میں تو مجھ کو دے جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیلِ اصفیاء کے واسطے
کر صفاتِ قدسیہ سے مجھ کو موصوف اے خدا!
اور باغِ قُدس کی دِکھلا سدا نکہت فضا
عبد قدوسِ شہ قدس و صفا کے واسطے
روح کی سوئے محمدؐ رہ نمائی ہو سدا
چشم کو روئے محمدؐ سے ملے نور و ضیاء
اے خدا! شیخِ محمد رہ نما کے واسطے
روئے احمدؐ کی چمک سے واقفِ قرآن ہوں
خوئے احمدؐ کی جھلک سے صاحب عرفان ہوں
شیخِ احمد عارف صاحبِ عطا کے واسطے
اے خدا! ملکِ حقیقت کا مجھے کر تاجدار
ہو ترے جلوے کا مَورد دِل مِرا لیل و نہار
احمد عبد الحق شہِ ملکِ بقا کے واسطے

ہو تجلی کا اثر ایسا تری ایزد تعال
ہر بُنِ مُو کی صدا ہو یا جلیلُ یا جلال!
شہِ جلال الدین کبیر الاولیاء کے واسطے

دم بدم لحظہ بہ لحظہ قُرب میں تیرے رہوں
ہو مرے دل کی ضیا شمس و قمر سے بھی فزوں
شیخ شمس الدین تُرک شمس الضحیٰ کے واسطے

فقر و فاقے میں الٰہی! مجھ کو رکھ ثابت قدم
صبر کی توفیق دے، لاحق ہو گر رَنج و اَلَم
شیخ علاؤالدین صابر با رضا کے واسطے

ذائقہ دے اے خُدا! اسلام کا، ایمان کا
اور عطا کر گنج مجھ کو شکرِ عرفان کا
شہِ فرید الدین شکر گنجِ بقا کے واسطے

نازقسمت پر کروں اور دُوں صدا ''ھَلْ مِنْ مَزِیْد''
خنجرِ الفت سے تیرے گر میں ہو جاؤں شہید
خواجہ قطب الدین مقتولِ وِلا کے واسطے

نفس و شیطاں دشمنی پر ہر گھڑی تیار ہے
ہو مددگار و معیں، بندہ ترا لاچار ہے
شہِ معین الدین حبیبِ کبریا کے واسطے

عشق کی منزل یا رَبّ! میں نہ ہوں برداشتہ
زیورِ حلم و حیا سے مجھ کو کر آراستہ
خواجہ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دائماً یا رب! کروں ذکرِ خفی ذکرِ جلی
زندگی کا دے شرف اور کر عطا زندہ دِلی
شہِ شریفِ زندنی با اِتّقا کے واسطے

تیری رحمت کا سدا ہوتا رہے دِل پر وُرود
ہو مَوَدَّت میں تری مولا! فنا میرا وُجود
خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

ملک گیری کی ہوس مجھ کو نہیں ہے ذوالجلال!
چاہتا ہوں میں فقط تیری اَسیری کا کمال
شاہ بو یوسف شہِ شاہ و گدا کے واسطے

دین و دُنیا میں خدا وندا! مجھے کر محترم
مُقتَبِس ہوں میں محمدؐ سے علیٰ وجہِ الاَتَم
بو محمد محترم شاہِ وِلا کے واسطے

بادِلِ پُر یاس ہے میری یہی اَب التجا
میرے عصیاں کو بدل دے نیکیوں سے اے خدا!
احمدِ ابدال چشتی با سخا کے واسطے

تیرگئی شام کی آفت سے ہوں زیر و زبر
شام کے پردے میں دکھلا دے خدا! نورِ سَحَر
شیخ بو اسحاق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے برابر قلب میرا شاد ہو
ما سوا کی قید سے بندہ ترا آزاد ہو
خواجۂ ممشاد علوی بو العُلا کے واسطے

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

ہوں میں نابینا خُدا جب تک نہ تو آئے نظر
وہ بصیرت دے مجھے جس میں کہ ہو تیرا گذر
بو ہُبَیرہ شاہِ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے نہیں ہے یا الٰہی مجھ کو کام
مرتعش ہو ذکر سے تیرے مِرا تَن مَن تمام
شیخ حُذَیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

مجھ کو اپنے در کی یا ربّ! تو گدائی کر نصیب
میں بنوں تیرا محبّ اور تو بنے میرا حبیب
شیخ ابراہیم اَدہَم بادشاہ کے واسطے

نفس غارت گر ہے، شیطان رہزن و قزاق ہے
فضل فرما مجھ پہ یا ربّ! مجھ کو جینا شاق ہے
شہ فضیل بن عیاض اہل دُعا کے واسطے

وصل کی لذت ملے، فصل و دوئی ہو جائے دُور
تیری وحدت کا سما جائے مری رَگ رگ میں نور
خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کے واسطے

میرا ظاہر بھی حَسَن ہو، میرا باطن بھی حَسَن
تیری رحمت سے مِرا ہر کام ہو مولا! حَسَن
شیخ حسن بصری امام الاولیاء کے واسطے

جہل و غفلت دور کر دے اور اُٹھا دے سب حجاب
دِل سے بس علم و عمل کا میرے چمکے آفتاب
ہادیِ عالَم علیؑ المرتضٰی کے واسطے

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

بہرہ ور کر مجھ کو مولا! دولتِ دیدار سے
دِل رہے روشن مِرا ہر دم ترے انوار سے
سرورِ عالَم محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے

زشت کاری سے میں ہوں مغموم و رنجیدہ ملول
ان بزرگوں کے توَسُّل سے مجھے کر لے قبول
یا الٰہی! اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

رات دِن ہے وِرد میرا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکِیل
جز ترے ہے کون؟ جو ہو دین و دُنیا میں کفیل
مجھ ذلیل و خوار و مسکیں و گدا کے واسطے

ہر گھڑی، ہر آن حاصل ہو حضوری کا شرف
جب کبھی دوڑوں تو دوڑوں اے خدا! تیری طرف
ہو مرا ہر ہر عمل تیری رضا کے واسطے

تو نے اپنی نعمتوں میں خوب ہی حصہ دیا
عقل و حکمت بھی عطا کی لیکن اب اے کبریا!
بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کے واسطے

جرم و عصیاں سے ہوا ہوں میں سزاوارِ جحیم
رحم فرما، لطف فرما یا غفورُ یا کریم!
اپنے فضل و رحم و احسان و عطا کے واسطے

معصیت کی کش مکش سے ہو گیا ہوں میں تباہ
اپنے ظل عاطفت میں دے خدا! مجھ کو پناہ
کون ہے تیرا سوا؟ مجھ بے نوا کے واسطے

بارِ عصیاں سے الٰہی! لڑکھڑاتے ہیں قدم
حشر کے دِن لاج رکھ لینا مری اے ذی کرم!
مغفرت عاصی کی کرنا مصطفیٰؐ کے واسطے
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا
کر مری امداد اللہ! وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے
جس نے یہ شجرہ لکھا ہے، جس نے یہ شجرہ پڑھا
دو جہاں میں نعمتیں اس کو عطا کر کبریا!
کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

☆☆☆☆

از مخدوم العالم حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب امداد مہاجر مکی قدس سرّہٗ

الٰہی! صدقۂ پیرانِ عظّام — دَمِ آخر ہو میرا نیک انجام
طفیلِ آل و اصحابِ سرافراز — ہو تیرا فضل ہر دم میرا دمساز
وہ قوت بخش دے اے ربّ عالم! — کہ اپنے نفس پر قابو ہو ہر دم
بوقتِ نزع ہو کلمہ زبان پر — اُٹھوں نیکوں میں شامل روزِ محشر
غرض دونوں جہاں میں کر تو امداد — بحق ہر ہمہ عُبّاد و زہّاد

☆☆☆☆

سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کے حالاتِ زندگی کتاب ''تاریخ مشائخ چشت'' میں مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ نے تحریر فرمائے ہیں۔اس کا مطالعہ کریں۔

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شجرہ طریقت

اگرچہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ چاروں سلسلوں میں بیعت فرمایا کرتے تھے لیکن یہاں حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب کے مرشد سے آنحضرت ﷺ تک صرف شجرۂ مشائخ چشت پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	اسماء مشائخ	جائے ولادت یا سن پیدائش	سن وفات	مقام دفن
۱	مولانا قاضی مظہر حسینؒ	بھیں ضلع چکوال	۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء	بھیں ضلع چکوال
۲	شیخ الاسلام سیدنا و مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ	قصبہ بانگر مئو ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ ۶/ اکتوبر ۱۸۷۹ء	جمعرات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء	مقبرۂ قاسمی دیوبند
۳	قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ	گنگوہ ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ	۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ	گنگوہ ضلع سہارنپور یو۔پی
۴	حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ	تھانہ بھون ضلع مظفر نگر	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ	مکہ معظّمہ
۵	حضرت شیخ نور محمد صاحب جھنجھانویؒ	جھنجھانہ ضلع مظفر نگر	۴ رمضان ۱۳۰۹ھ	جھنجھانہ ضلع مظفر نگر
۶	حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب شہیدؒ	افغانستان	۲۷ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ	پنجتار صوبہ سرحد
۷	حضرت شیخ عبدالباری امروہویؒ	قصبہ امروہہ ضلع مرادآباد	۶ محرم ۱۲۲۶ھ	قصبہ امروہہ ضلع مرادآباد
۸	حضرت شیخ عبدالہادی صاحب امروہویؒ	قصبہ امروہہ	۴ رمضان ۱۱۹۰ھ	قصبہ امروہہ
۹	حضرت شیخ عضدالدین صاحب امروہویؒ	قصبہ امروہہ	۲۷ رجب ۱۱۷۲ھ	قصبہ امروہہ

خدام اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۱۰	حضرت شیخ محمد مکیؒ	مکہ معظّمہ	۱۱ رجب	قصبہ امروہہ
۱۱	حضرت شیخ شاہ محمدیؒ	قصبہ امروہہ	۳ رجب	اکبرآباد موتی گڈھ
۱۲	حضرت شیخ محبّ اللہ صاحب الہ آبادیؒ	صدر پور	۹ رجب	الہ آباد
۱۳	حضرت شیخ ابوسعید صاحب گنگوہیؒ	گنگوہ ضلع سہارنپور	۱۱۴۰ھ	گنگوہ
۱۴	حضرت شیخ نظام الدین صاحب بلخیؒ	تھانیسر ضلع کرنال پنجاب	۱۰۳۵ھ	بلخ
۱۵	حضرت شیخ جلال الدین صاحب تھانیسریؒ	۸۹۴ھ	۹۸۹ھ	تھانیسر ضلع کرنال
۱۶	حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ	قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی یوپی ۸۹۱ھ	۹۴۰ھ یا ۹۴۵ھ	گنگوہ ضلع سہارنپور
۱۷	حضرت شیخ محمد صاحب ردولویؒ	ردولی ضلع بارہ بنکی	۱۷ صفر ۸۹۸ھ	ردولی
۱۸	حضرت شیخ احمد عارف ردولویؒ	ردولی	۱۷ صفر ۸۷۲	ردولی
۱۹	حضرت شیخ عبدالحق ردولویؒ	ردولی	۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ	ردولی
۲۰	حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتیؒ	پانی پت ضلع کرنال	۷۶۵ھ	پانی پت
۲۱	حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتیؒ	ترکستان	۷۱۶ھ	پانی پت
۲۲	حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابرؒ	۵۹۴ھ	۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ	پیران کلیر شریف ضلع سہارنپور
۲۳	حضرت شیخ فریدالدین شکر گنجؒ	ملتان رمضان ۵۶۹ھ	غالباً ۶۶۸ھ	پاک پٹن شریف
۲۴	حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ	اوش توابع فرغانہ	۶۶۳ھ	دہلی مہرولی شریف
۲۵	حضرت شیخ المشائخ مرکز الطریقت معین الدین حسن سنجریؒ	سنجرستان یا سیستان	غالباً ۶ رجب ۶۳۲ھ	اجمیر شریف

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

۲۶	حضرت شیخ عثمان ہارونیؒ	قصبہ ہارون توابع خراسان		مکہ معظّمہ
۲۷	حضرت شیخ سید شریف زندنیؒ	زندانہ توابع بخارا	۳ رجب ۶۲۱ھ	زندانہ بخارا
۲۸	حضرت شیخ مودود الچشتیؒ	چشت ۴۲۰ھ	غالباً ۵۷۷ھ	چشت
۲۹	حضرت شیخ ابو یوسف چشتیؒ	چشت ۳۷۵ھ	یکم جمادی الاولیٰ ۴۰۰ھ	چشت
۳۰	حضرت شیخ ابو محمد محترم چشتیؒ	چشت ۳۳۱ھ	۴۱۱ھ	چشت
۳۱	حضرت شیخ ابو احمد ابدال چشتیؒ	چشت ۲۶۰ھ	۳۵۵ھ	چشت
۳۲	حضرت شیخ ابو اسحاق شامیؒ	شام	۳۲۹ھ	عکہ از بلاد شام
۳۳	حضرت شیخ ممشاد علوی الدینوریؒ	دینور	۲۹۹ھ	قصبہ دینور
۳۴	حضرت شیخ ابو ہبیرہ بصریؒ	بصرہ ۱۶۷ھ	۷ شوال ۲۷۵ھ	بصرہ
۳۵	حضرت شیخ حذیفہ مرعشیؒ	قصبہ مرعش نواح دمشق	شوال ۲۵۲ھ	بصرہ
۳۶	حضرت شیخ سلطان ابراہیم ادہم بلخیؒ		یکم شوال ۱۸۷ھ	شام علی الاصح
۳۷	حضرت شیخ فضیل بن عیاضؒ	سمرقند	محرم ۱۷۷ھ	جنت المعلی مکہ معظّمہ
۳۸	حضرت شیخ عبدالواحد ابن زیدؒ	مدینہ منورہ	۱۷۶ھ یا ۱۷۸ھ	بصرہ
۳۹	حضرت شیخ المشائخ امام الاولیاء خواجہ حسن بصریؒ	مدینہ منورہ	۱۱۰ھ	بصرہ
۴۰	حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	مکہ معظّمہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف غالباً
۴۱	حضرت سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ	مکہ معظّمہ پیر ۹ ربیع الاول عام الفیل	پیر ۹ یا ۱۲ ربیع الاول ۱۲ھ	مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

سلاسلِ طیّبہ اربعہ[1]

	سلسلہ نقشبندیہ	سلسلہ چشتیہ	سلسلہ قادریہ	سلسلہ سہروردیہ
۱	حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
۲	حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت ابوبکر صدیقؓ	حضرت ابوبکر صدیقؓ
۳	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت عمر فاروقؓ
۴	حضرت عثمان ذوالنورینؓ	حضرت عثمان ذوالنورینؓ	حضرت عثمان ذوالنورینؓ	حضرت عثمان ذوالنورینؓ
۵	حضرت علی المرتضیٰؓ	حضرت علی المرتضیٰؓ	حضرت علی المرتضیٰؓ	حضرت علی المرتضیٰؓ
۶	حضرت سلمان فارسیؓ	حضرت حسن بصریؒ	حضرت حسن بصریؒ	حضرت حسن بصریؒ
۷	قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ	عبدالواحد زید بصریؒ	حبیب العجمیؒ	حبیب العجمیؒ
۸	امام جعفر صادقؒ	فضیل بن عیاضؒ	داؤد طائیؒ	داؤد طائیؒ

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

[1]...... ترتیب شجرہ کا مقتضا یہ تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اسم مبارک درج کیا جاتا۔ کیوں کہ سلسلہ چشتیہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اسم مبارک ہی مشہور سلسلہ ہے۔ لیکن چونکہ خلفاءِ راشدینؓ کے اسماء مبارک کا تذکرہ بھی حقیقتاً حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کے تذکرہ کا تتمہ ہے اور بعض مشائخ کے نزدیک تو مصدر طریقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کمالات و ترقیات میں بھی حضرات خلفاءِ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بڑا دخل ہے۔ اس کے علاوہ سلاسل اربعہ میں خلفاءِ راشدینؓ کا واسطہ بھی طرق میں منقول ہے (تاریخ مشائخ چشت مولفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوریؒ ص۷۱)۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بطور ضمیمہ کے ہر سہ حضراتؓ کا اسم مبارک بھی ترتیب شجرہ میں لیا جائے۔ جیسا کہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نے تاریخ مشائخ چشت میں خلفاءِ راشدینؓ کا تذکرہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

	سلسلہ نقشبندیہ	سلسلہ چشتیہ	سلسلہ قادریہ	سلسلہ سہروردیہ
۹	بایزید بسطامیؒ	ابراہیم ادہمؒ	معروف کرخیؒ	معروف کرخیؒ
۱۰	ابوالحسن خرقانیؒ	حذیفہ مرعشیؒ	سری سقطیؒ	سری سقطیؒ
۱۱	ابوالقاسم گرگانیؒ	ابوہُبیرہ بصریؒ	جنید بغدادیؒ	جنید بغدادیؒ
۱۲	ابی علی فارندیؒ	ممشاد علوی دینوریؒ	ابوالحسن قرسی علیؒ	ممشاد علوی دینوریؒ
۱۳	یوسف ہمدانیؒ	ابواسحٰق شامیؒ	ابوسعید مخرومیؒ	احمد دینوریؒ
۱۴	عبدالخالق غجدوانیؒ	ابی احمد ابدال چشتیؒ	عبدالقادر جیلانیؒ	ابومحمد بن عبداللہؒ
۱۵	عارف ریوگریؒ	ابویوسف چشتیؒ	شمس الدین حدادؒ	عبدالقاہر سہروردیؒ
۱۶	محمود ابی الخیر فغنویؒ	مودود چشتیؒ	قطب الدین ابوالغیثؒ	ابوالنجیب سہروردیؒ
۱۷	علی رامیتیؒ	شریف زندنیؒ	ابولکارم فاضلؒ	شہاب الدین سہروردیؒ
۱۸	محمد باباسمّاسیؒ	عثمان ہارونیؒ	عبید بن ابوالقاسمؒ	بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ
۱۹	سید امیر کلالؒ	معین الدین چشتی اجمیریؒ	عبید بن عیسیٰؒ	صدرالدین عارفؒ
۲۰	بہاؤالدین نقشبندیؒ	قطب الدین بختیار کاکیؒ	مخدوم جہانیاں جہان گشتؒ	رکن الدین ابوالفتحؒ
۲۱	عطاءالدین عطارؒ	فریدالدین گنج شکرؒ	سید بدھن بہڑا اپچیؒ	جلال الدین بخاریؒ
۲۲	یعقوب چرخیؒ	علاؤالدین علی احمد صابرؒ	درویش بن محمد قاسم اودھیؒ	اجمل بہڑا اپچیؒ
۲۳	عبیداللہ احرارؒ	شمس الدین ترکؒ	عبدالقدوس گنگوہیؒ	عبدالقدوس گنگوہیؒ
۲۴	زاہد وخشیؒ	احمد عارف ردولویؒ	عبدالقادر راسیؒ	جلال الدین تھانیسریؒ
۲۵	خواجہ درویشؒ	محمد عارف ردولویؒ	سید احمد قدسیؒ	نظام الدین بلخیؒ
۲۶	خواجہ امکنگیؒ	عبدالقدوس گنگوہیؒ	مولانا مغربیؒ	ابوسعید گنگوہیؒ
۲۷	خواجہ باقی باللہؒ	جلال الدین تھانیسریؒ	عبدالحق مغربیؒ	محب اللہ الٰہ آبادیؒ
۲۸	شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ	نظام الدین بلخیؒ	سید الیاس مغربیؒ	شاہ محمدی امروہیؒ

	سلسلہ نقشبندیہ	سلسلہ چشتیہ	سلسلہ قادریہ	سلسلہ سہروردیہ
۲۹	آدم بنوریؒ	ابوسعید گنگوہیؒ	سید قمیص العالمؒ	شاہ محمد مکیؒ
۳۰	شاہ عبدالرحیم دہلویؒ	محب اللہ الہ آبادیؒ	سید شاہ محمدؒ	عضدالدین امروہیؒ
۳۱	شاہ ولی اللہ دہلویؒ	شاہ محمدی امروہیؒ	سید ابو محمدؒ	عبدالہادی امروہیؒ
۳۲	شاہ عبدالعزیز دہلویؒ	شاہ محمد مکیؒ	سید محمد غوثؒ	عبدالباری امروہیؒ
۳۳	سید احمد شہید بریلویؒ	عضدالدین امروہیؒ	سید عبدالحیؒ	شاہ عبدالرحیم شہیدؒ
۳۴	نور محمد جھنجانویؒ	عبدالہادی امروہیؒ	نور محمد جھنجانویؒ	نور محمد جھنجانویؒ
۳۵	حاجی امداداللہ مکیؒ	عبدالباری امروہیؒ	حاجی امداداللہ مکیؒ	حاجی امداداللہ مکیؒ
۳۶	رشید احمد گنگوہیؒ	عبدالرحیم شہید ولایتیؒ	رشید احمد گنگوہیؒ	رشید احمد گنگوہیؒ
۳۷	حسین احمد مدنیؒ	نور محمد جھنجانویؒ	حسین احمد مدنیؒ	حسین احمد مدنیؒ
۳۸	قاضی مظہر حسین چکوالیؒ	حاجی امداداللہ مکیؒ	قاضی مظہر حسین چکوالیؒ	قاضی مظہر حسین چکوالیؒ
۳۹	حبیب الرحمٰن سومرو	رشید احمد گنگوہیؒ	حبیب الرحمٰن سومرو	حبیب الرحمٰن سومرو
۴۰	☆	حسین احمد مدنیؒ	☆	☆
۴۱	☆	قاضی مظہر حسین چکوالیؒ	☆	☆
۴۲	☆	حبیب الرحمٰن سومرو	☆	☆

☆☆☆☆

شجرۂ طریقت نقشبندیہ صفدریہ

نمبر شمار	اسماء گرامی	تاریخ وفات	مقام مدفن
۱	حضرت علامہ سرفراز خان صفدرؒ	۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ	گکھڑ پاکستان

خادم اہلسنت حافظ عبدالواحد الحنفی

۲	حضرت مولانا حسین علی صاحب	۴ رجب ۱۳۶۳ھ	واں بھچراں پاکستان
۳	حضرت مولانا محمد عثمان داماںیؒ	۲۳ شعبان ۱۳۰۴ھ	موسیٰ زئی
۴	حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ	۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ	قندھار
۵	حضرت احمد سعید دہلویؒ	۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ	دہلی
۶	حضرت شاہ ابوسعید دہلویؒ	یکم شوال ۱۲۵۰ھ	دہلی
۷	حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ	۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ	دہلی
۸	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ	۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ	دہلی
۹	حضرت نور محمد بدایونیؒ	۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ	
۱۰	حضرت حافظ محمد محسنؒ	۱۱۴۷ھ	
۱۱	حضرت سیف الدینؒ	۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ	
۱۲	حضرت محمد معصوم بن مجدد الف ثانیؒ	۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	سرہند شریف انڈیا
۱۳	حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ	۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ	سرہند شریف
۱۴	حضرت خواجہ محمدؒ باقی باللہ	۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ	شاہجہان آباد دہلی
۱۵	حضرت خواجگی محمدؒ املنگی	۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ	سبزوار انڈیا
۱۶	حضرت خواجہ درویش محمدؒ	۱۹ محرم ۹۷۰ھ	اسفراز انڈیا
۱۷	حضرت خواجہ محمد زاہدؒ وخشی	یکم ربیع الاول ۹۲۶ھ	رخش توابع ہاء انڈیا
۱۸	حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ	۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ	سمرقند روس
۱۹	حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخیؒ	۵ صفر ۸۵۱ھ	ہلغون
۲۰	حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ	۲۰ رجب ۸۰۲ھ	چغانیاں
۲۱	حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند حنفیؒ	۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ	قصر ہندوان
۲۲	حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ	۸ جمادی الاولیٰ ۷۷۲ھ	سوخار
۲۳	حضرت خواجہ بابا سماسیؒ	۱۰ جمادی الثانیہ ۷۵۵ھ	مدینہ منورہ

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

۲۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینیؒ	۲۸ ذیقعدہ ۷۲۱ھ	خوارزم
۲۵	حضرت خواجہ محمود الخیر فغنویؒ	۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ	امکنہ
۲۶	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ	یکم شوال ۶۱۶ھ	ریوگیر
۲۷	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ	غجدوان
۲۸	حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ	۲۷ رجب ۵۲۵ھ	غجدوان
۲۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدیؒ	۴ ربیع الثانی ۴۷۷ھ	طوس
۳۰	حضرت خواجہ القاسم گرگانیؒ	۲۳ صفر ۴۵۰ھ	
۳۱	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	۱۰ محرم ۴۲۵ھ	خرقان
۳۲	حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ	۱۵ شعبان ۲۶۱ھ	بسطام
۳۳	حضرت امام محمد جعفر صادقؒ	۱۵ رجب ۱۴۸ھ	مدینہ منورہ
۳۴	حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکرؒ	۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۰۶ھ	مدینہ منورہ
۳۵	حضرت سلمان فارسیؓ	۱۰ رجب ۳۳ھ	مدائن
۳۶	حضرت ابوبکرؓ صدیق	۲۳ جمادی الثانیہ ۱۳ھ	مدینہ منورہ
۳۷	حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ منورہ

☆☆☆☆

شجرہ اجازت حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نمبر شمار	اسماء گرامی	تاریخ وفات	مقام مدفن
۱	حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ منورہ
۲	حضرت سلمہؓ بن الاکوع صحابی	۷۴ھ	مدینہ منورہ
۳	حضرت امام یزید بن ابی عبیدؒ تابعی	۱۴۹ھ	

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

۴	حضرت امام مکی بن ابراہیم حنفیؒ (شاگرد امام ابوحنیفہؒ)	۲۱۵ھ	
۵	حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ	یکم شوال ۲۵۶ھ	خرتنگ سمرقند بخارا
۶	حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ	۱۳ رجب ۲۷۹ھ	ترمذ
۷	حضرت امام ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوبؒ		
۸	حضرت امام ابومحمد عبدالجبار بن محمد مروزیؒ		
۹	حضرت امام ابونصر عبدالعزیز بن محمد تریاقیؒ		
۱۰	حضرت امام ابوعامر محمود بن قاسم بن محمد الازدیؒ		
۱۱	حضرت امام ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسمؒ		
۱۲	حضرت امام عمر بن طبرزد بغدادیؒ		
۱۳	حضرت امام محمد بن محمد بن نصر بخاریؒ	۶۹۳ھ	
۱۴	حضرت امام عمر المراغیؒ		
۱۵	حضرت امام عزالدین عبدالرحیم بن الفراتؒ	۸۵۱ھ	
۱۶	حضرت امام زین الدین زکریا بن محمد ابویحیٰ انصاریؒ	۹۲۸ھ	مصر
۱۷	حضرت امام نجم الغیطیؒ		
۱۸	حضرت امام شہاب احمد سبکیؒ		
۱۹	حضرت امام سلطان ابن احمد المزاحی شافعیؒ	۱۰۷۵ھ	
۲۰	حضرت امام ابراہیم الکردی المدنی الشافعیؒ	۱۱۰۱ھ	مدینہ منورہ
۲۱	حضرت امام ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی المدنی الشافعیؒ	رمضان ۱۱۴۵ھ	مدینہ منورہ
۲۲	حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفیؒ	۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ	دہلی انڈیا
۲۳	حضرت امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی حنفیؒ	۷ شوال ۱۲۳۹ھ	دہلی انڈیا
۲۴	حضرت امام شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی حنفیؒ	۲۷ رجب ۱۲۶۲ھ	دہلی انڈیا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۲۵	حضرت امام مولانا احمد علی سہارنپوری حنفیؒ	۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ	سہارنپور انڈیا
۲۶	حضرت امام شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی حنفیؒ	۶ محرم ۱۲۹۶ھ	مدینہ منورہ
۲۷	حضرت امام حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی حنفیؒ	۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ	دیوبند انڈیا
۲۸	حضرت امام قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی حنفیؒ	۸ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ	گنگوہ انڈیا
۲۹	حضرت امام شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی حنفیؒ	۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ	دیوبند انڈیا
۳۰	حضرت امام شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی حنفیؒ	۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ	دیوبند انڈیا
۳۱	حضرت امام قائد اہلسنّت مولانا قاضی مظہر حسین حنفیؒ	۳ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ	بھیں چکوال پاکستان

☆☆☆☆

میانجی نور محمد جھنجانویؒ کے خلفاء ومجازین

(۱) اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، (۲) حافظ محمد ضامن شہیدؒ، (۳) مولانا شیخ محمد صاحب فاروقی تھانویؒ، (۴) حضرت شیر محمد خان صاحب لوہارویؒ، (۵) حضرت سید محمد امیر جھنجانویؒ، (۶) حضرت برکت علی شاہ صاحبؒ

(تاریخ مشائخ چشت از مولانا محمد زکریا صاحبؒ ص ۲۴۱)

میانجی نور محمد صاحب جھنجانویؒ کی پیدائش ۱۲۰۱ھ میں اپنے وطن جھنجانہ ہی میں ہے۔ والد محترم کا نام سید جمال محمد علوی تھا۔ حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب جھنجانوی کی اولاد میں ہیں۔ نسباً آپ علوی ہیں۔ حضرت میانجی کا سلسلہ نسب نویں پشت پر شاہ عبدالرزاق صاحب سے جا ملتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سے نسبت طریقت حاصل فرمائی۔ قصبہ لوہاری جو تھانہ بھون کے قریب ہے، وہاں ایک مکتب میں لڑکوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔ اتباع سنت

میں کمال درجہ حاصل تھا، حتی کہ تیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

تذکرہ مشائخ چشت میں مولانا محمد زکریا صاحب نے آپ کے حالات درج کیے ہیں۔ انوار العاشقین، صحائف معرفت، بیس بڑے مسلمان، ارواح ثلاثہ، امداد المشتاق میں بھی تذکرہ موجود ہے۔ ۵۸ برس کی عمر میں ۴ رمضان ۱۲۵۹ھ کو جمعہ کے روز انتقال فرمایا۔ جھنجانہ میں مزار ہے۔

قطب مکہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلفاء ومجازین

(۱) قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، (۲) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، (۳) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ، (۴) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، (۵) حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہویؒ، (۶) مولانا محی الدین صاحب خاطرؒ، (۷) مولانا جلیل احمد صاحبؒ، (۸) حاجی سید محمد صاحب دیوبندیؒ، (۹) مولانا منظور احمد صاحبؒ، (۱۰) مولانا نور محمد صاحبؒ، (۱۱) مولانا عبدالواحد بنگالیؒ۔

(تاریخ مشائخ چشت از مولانا محمد زکریا صاحبؒ ص ۲۶۴)

آپ کا نام امداد حسین تھا۔ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحبؒ نے امداد الٰہی تجویز کیا، اس لئے اسم بامسمیٰ ہونے کی مناسبت سے امداد اللہ کے ساتھ ملقب فرمایا۔ حضرت کی ولادت ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۷ء بروز شنبہ بمقام قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں ہوئی۔ چوراسی سال تین ماہ بیس روز اس عالم تاریک کو منور فرما کر ۱۲ یا ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸۹۹ء بروز چہار شنبہ بوقت اذان صبح محبوب سے واصل ہوئے۔ جنت المعلیٰ مکہ معظمہ میں رحمت اللہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

صاحب کیرانوی کی قبر کے متصل دفن ہوئے۔

قطب الارشاد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے خلفاء ومجازین

(۱) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مدنیؒ، (۲) شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، (۳) حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ، (۴) حضرت مولانا محمد صدیق صاحب انبہٹویؒ، (۵) حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، (٦) حضرت مولانا محمد روشن خان مراد آبادیؒ، (۷) حضرت مولانا محمد صدیق مہاجر مدنی الہ آبادیؒ، (۸) حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹویؒ، ان کے علاوہ تقریباً بائیس تیئیس کے قریب حضرات اور بھی ہیں۔ (تاریخ مشائخ چشت از مولانا محمد زکریا صاحبؒ ص۲۹۵)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ٦ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۹ء دوشنبہ کو چاشت کے وقت گنگوہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام ربانی کے والد ماجد مولانا ہدایت احمد صاحب کا ۱۲۵۲ھ میں پینتیس سال کی عمر میں انتقال ہوا تو اس وقت حضرت کی عمر صرف سات سال کی تھی۔ ۸ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ جمعہ کے دن جمعہ کی اذان کے وقت اس عالم سفلی کو الوداع فرمایا۔ ۱۱ اگست ۱۸۷۸ء کو اٹھتر سال سات ماہ تین یوم کی عمر کو پہنچ کر وصال ہوا۔ اور حضرت اقدس مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند نے نماز جنازہ پڑھائی۔ گنگوہ شریف میں مزار بنا۔

مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے خلفاء ومجازین

(۱) حافظ قمر الدین صاحب سہارنپوری، (۲) مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی،

(۳) مولانا عبداللہ گنگوہی، (۴) حاجی محمد حسین حبشی، (۵) مولانا الیاس صاحب دہلوی بانی تبلیغی جماعت، (٦) حافظ فخر الدین صاحب غازی آباد، (۷) مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی، (۸) مولانا فیض الحسن صاحب گنگوہی، (۹) مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، (۱۰) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری۔ (بحوالہ تاریخ مشائخ چشت از مولانا محمد زکریا صاحبؒ ص ۳۲۴)

ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے ۱۰۸ خلفاء ہوئے جو پوری دُنیا میں تبلیغ واشاعت دین میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا خلیل احمد بن شاہ مجید علی بن شاہ احمد علی ایوبی انصاری کی ولادت باسعادت اواخر صفر ۱۲٦۹ھ مطابق اواخر دسمبر ۱۸۵۲ء میں انبیٹھ ضلع سہارنپور میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی مبارک النساء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کی حقیقی بہن تھیں۔ اور استاذ الکل مولانا مملوک علی صاحب کی بیٹی تھیں۔ اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مکیؒ نے محرم ۱۲۹۷ھ میں خلافت نامہ اپنی مہر کے ساتھ مزین فرما کر عطا فرمایا اور کمال مسرت کے ساتھ اپنی دستار مبارک سر سے اُتار کر حضرت سہارنپوری کے سر پر رکھی۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴٦ھ چہارشنبہ کو باآواز بلند اللہ اللہ کہتے ہوئے دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ اور جنت البقیع مدینہ منورہ میں تدفین عمل میں آئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلفاء ومجازین

مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ۱۴ سال مدینہ منورہ میں درس قرآن و حدیث

دیا۔ اور پھر دیو بند میں ہزاروں طلبہ کو احادیث رسول ﷺ پڑھانے کی سعادت ملی۔ دُنیا بھر میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔ آپ ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق اکتوبر ۱۸۷۹ء میں قصبہ بانگر موانڈیا میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو دیو بند میں انتقال فرمایا۔ قاسمی قبرستان میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے قدموں میں آپ کا مزار ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ کے خلفاء و مجازین کی تعداد ۱۶۶ ہے۔ مکتوبات شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ج ۲ ص ۳۲۶ پر اُن کے اسمائے مبارک درج ہیں، جن میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے ۶ بزرگ تھے۔ جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحبؒ قصبہ عبدالحکیم ضلع خانیوال، (۲) حضرت مولانا حامد میاں صاحبؒ دیوبندی جامعہ مدینہ لاہور، (۳) حضرت مولانا حکیم عبدالحکیم صاحبؒ فیض باغ لاہور، (۴) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بمقام بھیں تحصیل و ضلع چکوال، (۵) مولانا رحمت اللہ صاحبؒ جالندھری چک D.N.B11 ضلع بہاولپور، (۶) مولانا عبدالحقؒ دامانی موضع شیرو کہنہ ڈاکخانہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

یہ سب دُنیا سے انتقال فرما گئے ہیں لیکن اُن کا روحانی سلسلہ اور فیض جاری ہے۔

(۱) ان میں پیر خورشید احمد صاحب کے خلفاء و مجازین میں حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال کا اسم مبارک نمایاں ہے۔ جن کے ۴۴ مجازین میں حضرت مولانا قاضی ظہور حسین صاحب اظہر ابن حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان، مولانا محمد معاویہ امجد

شاہ صاحب[۱]، مولانا قاری شیر محمد صاحب، مولانا حافظ شاہ محمد صاحب، مولانا فضل احمد صاحب، مولانا محمد شفیق صاحب، صوفی عبدالرزاق صاحب چکوالی شامل ہیں۔

(۲) مولانا حامد میاں صاحب کے فرزند مولانا محمود میاں اور مولانا رشید میاں جامعہ مدینہ لاہور میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(۳) حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ بھیں تحصیل و ضلع چکوال کے چار خلفاء مجازین ہیں، جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی طرف سے بیعت سلوک کے خلیفۂ مجاز

شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سومرو دامت برکاتہم بمقام جھان سومرو تحصیل شاہ کریم ٹنڈو محمد خان سندھ۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی طرف سے بیعت توبہ کے مجازین

(۱) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شیخ الحدیث پلندری آزاد کشمیر

(۲) حضرت مولانا فضل احمد صاحب مدرس جامعہ امدادیہ فیصل آباد

(۳) حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب تاجک حضرو حال مقیم چکوال

مولانا قاضی مظہر حسین ۲۰/ اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ بروز منگل بمقام بھیں تحصیل و ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شعبان ۱۳۵۸ھ

---

[۱]...... تفصیلی حالات پڑھنے کے لئے کتاب روح پرور یادیں مولفہ محمد معاویہ صاحب امجد ناشر جامعہ زکریا مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال مطالعہ کریں۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہل سنت

مطابق ستمبر ۱۹۳۹ء میں دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث کیا۔ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے دو سال تک دیوبند میں فیض پایا۔ آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں۔ اور پھر ۹۰ سال کی عمر تک آپ نے پاکستان میں مسلک اہل سنت والجماعت کی تبلیغ واشاعت کی اور اس سلسلہ میں تحریک خدام اہل سنت کے تحت سُنّی قوم کو بیدار کیا۔ اور فتنہ روافض، خوارج، مودودیت وغیرہ کا تعاقب کیا۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء مطابق ۳ جمادی الثانیہ ۱۳۷۴ھ کو جامعہ عربیہ اظہار الاسلام امدادیہ جامع مسجد پنڈی روڈ چکوال میں قائم کیا جو آپ کی یادگار ہے۔ آپ نے ۴۶ سال مدنی جامع مسجد چکوال میں خطبہ جمعہ اور درس قرآن دیا۔ ۳ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء میں چکوال میں سحری کے وقت اللہ اللہ کہتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آبائی گاؤں بھیں تحصیل وضلع چکوال میں والد ماجد مولانا کرم الدین صاحب دبیر کے مزار کے ساتھ آپ کی قبر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ ۱۷ مارچ ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

سکیننگ کمپوزنگ ڈیزائننگ پروف ریڈنگ کلر پرنٹنگ بائنڈنگ
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com